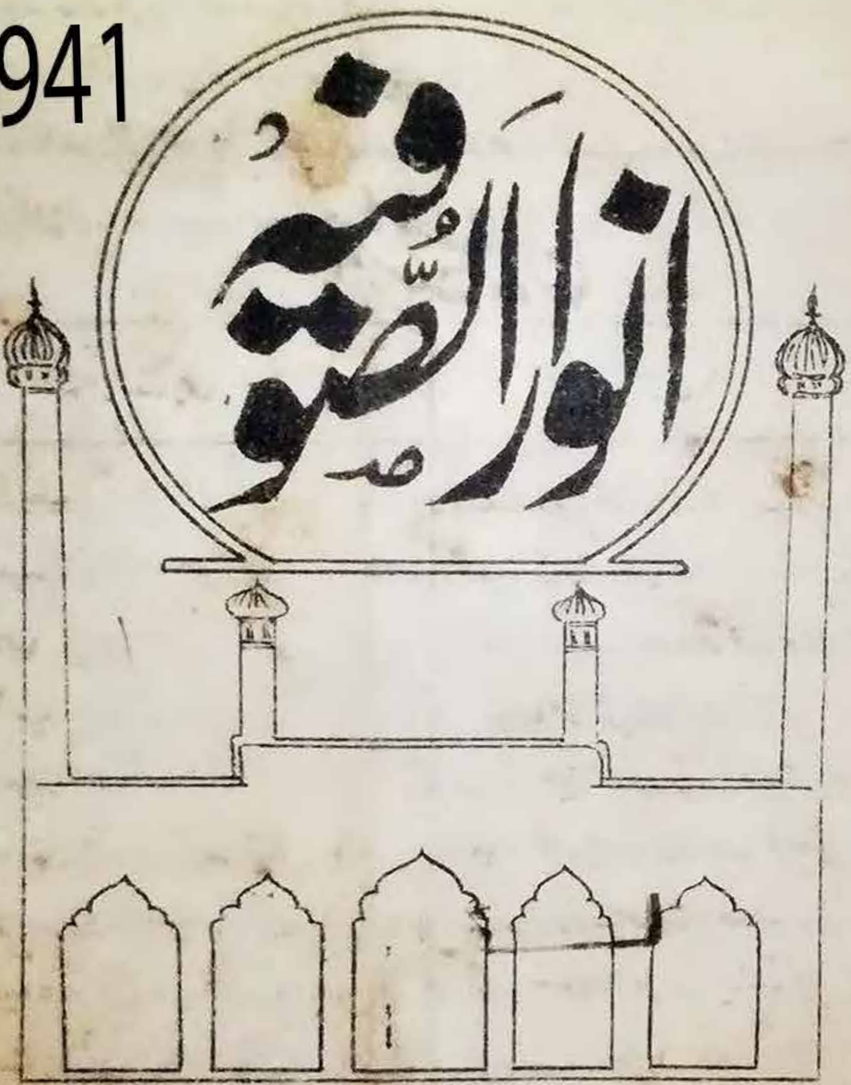
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۴۱۲

بسرپرستی عالیجناب اعلیحضرت امام العلماء العظیم البرکت زبدۃ الاولیاء قدوۃ الاصفیاء عمدۃ الاعلام حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری مد ظلہم

انجمن خدام الصوفیہ ہند کا ماہوار رسالہ

Agust 1941



مدیر

خادم العلماء امام الدین رائیسوی

جلد ۳۷

باہتمام امام الدین رائیسوی ایڈیٹر پرنٹر پبلشر اشرف برقی پریس سیالکوٹ میں چھپکر دفتر رسالہ انوار الصوفیہ سے ... سیالکوٹ سے شائع کیا

قواعد و ضوابط

(۱) اس رسالہ کے ذریعہ علم تصوف کی اشاعت کرنا۔

(۲) حضرات مشائخ کی سوانحعمریاں پبلک کے پیش کرنا اور ان کے اخلاق و آداب وغیرہ کی تعلیم دینا۔

(۳) یہ رسالہ ہر انگریزی مہینہ کی بیس تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

(۴) جن اصحاب کی خدمت میں بامید قبولیت رسالہ بھیجا جاوے وہ آئندہ مہینہ تک اپنی منظوری یا نامنظوری سے اطلاع دیدیں۔ ورنہ خریدار متصور ہونگے۔

(۵) خط وکتابت میں پتہ صاف و خوشخط ہونا چاہیئے۔

(۶) ہر قسم کی خط وکتابت و ترسیل زر بنام ایڈیٹر رسالہ انوار الصوفیہ سیالکوٹ ہونی چاہیئے۔

فہرست مضامین

انوار الصوفیہ

نمبر ۸	ماہ اگست سنہ ۱۹۴۱ء	جلد ۳۸

نعت شریف

از عالیجناب معلی القاب حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب مستفیض دار العلوم علی پور شریف

حال خطیب و مدرس جامع مسجد محلہ استاد جموں

درخشاں ہو گئی قسمت ہوئے امت محمدؐ کی — مقدر میں لکھی تھی مل گئی نعمت محمدؐ کی

نکیریں کو میں کہدونگا محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں — قبر میں جب دکھائینگے مجھے صورت محمدؐ کی

کفن پہ میرے لکھی ہے شہادت میں مسلماں ہوں — نشانی ساتھ اچھی ہے دمِ رخصت محمدؐ کی

میرے جیسے بھی گر بخشے گئے سارے تو آساں ہے — فزوں تر وسعتِ عالم سے ہے رحمت محمدؐ کی

خدا کیساتھ بیٹھینگے حشر میں ایک کرسی پر[1] — وہاں جتلائی جائیگی بڑی عزت محمدؐ کی

ہوا ممنوع اونچا بولنا پیشِ نبیؐ ہم کو — مہذب باادب کردی یہاں صحبت محمدؐ کی

ہزاروں کوششیں گرچہ کریں گستاخ بھی آکر — مٹانے سے مٹے گی نہ کبھی شوکت محمدؐ کی

نہیں چاہتا ہوں مال و زر مگر یارب دعا ہے یہ — میرے گھر میں میرے دل میں رہے برکت محمدؐ کی

صلوٰۃ و صوم پہ ہی کچھ نہیں موقوف اے زاہد — خدا خوش ہو نہیں سکتا بجز الفت محمدؐ کی

نہ شب کو نیند آتی ہے نہ دن کو ہے سکوں گوہر
جہنم سے بھی بڑھکر ہے مجھے فرقت محمدؐ کی

---

[1] اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے تمام نبیوں اور رسولوں کے سامنے اپنے حبیب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ عرش پر، ایک روایت میں کرسی پر بٹھلائے گا + (غنیۃ الطالبین)

کتاب التفسیر

از ایڈیٹر

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم　　　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُکُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِکَ فَہِیَ کَالْحِجَارَۃِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَۃً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَۃِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْہُ الْاَنْہٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْہَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخْرُجُ مِنْہُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْہَا لَمَا یَہْبِطُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ ؕ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

ترجمہ:- پھر تمہارے دل سخت ہو گئے اس کے بعد پس وہ مثل پتھر کے ہیں۔ یا ان سے بھی زیادہ سخت اور تحقیق (پتھروں سے) بعض پتھر ایسے ہیں جن سے نہریں جاری ہوتی ہیں۔ اور تحقیق بعض ان میں سے البتہ وہ ہیں کہ وہ پھٹ جاتے ہیں۔ پس ان سے پانی نکلتا ہے۔ اور تحقیق بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں کہ وہ گر پڑتے ہیں اللہ تعالےٰ کے خوف سے اور اللہ تعالیٰ غافل نہیں ہے اس سے جو تم عمل کرتے ہو۔

ناظرین کرام! ترجمے ہی سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کس قدر زبردست تھی۔ کہ ایسی آیات الہٰی اور قتیل کے زندہ ہو جانے کے بعد بھی وہ راہ راست پر نہ آسکے۔ جس قدر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ان پر ہوا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نشانات انہوں نے دیکھے۔ وہ تو سخت دل سے سخت دل کے لئے نرمی کے باعث تھے۔ مگر وہ تو برعکس نہند نام زنگی کافور کے مصداق نکلے۔ اس لئے قرآن حکیم نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے گروہ یہود ان آیات و نشانات قدرت کے دیکھنے کے بعد بھی تمہارے دل سخت ہی رہے ان کی اس سخت دلی کو پتھر سے تشبیہ دی گئی۔ بلکہ قساوت میں پتھر سے بھی زیادہ۔

اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں کو لوہے سے تشبیہ نہ دی۔ حالانکہ لوہا قساوت میں پتھر سے زیادہ ہوتا ہے پتھر سے تشبیہ دینے میں ایک خاص نکتہ ہے۔ وہ یہ کہ لوہے کی اصلیت میں نرمی قبول کرنے کا جوہر اللہ تعالیٰ

انوار الصوفیہ رسالہ

حافظ پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ محدث علی پوری نے 1901ء میں شروع کروایا تھا

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مہینوں کے رسالے موجود ہے

جنوری 1925	ستمبر 1937	جنوری 1940
نومبر 1940	اگست 1941	نومبر دسمبر 1952
اکتوبر 1963	جنوری 1964	اپریل 1978
مئی 1978	اگست 1978	مئی 1979
جون جولائی 1979	نومبر دسمبر 1979	جنوری 1980
مارچ 1980	جون جولائی 1980	اکتوبر نومبر 1980
مئی جون 1981	جولائی 1981	ستمبر 1981



انوار الصوفیہ کے رسائل فراہم کرنے پر

درگاہ قلندر علی پور فقیراں سے

ایڈوکیٹ نقشبندی مجددی

علامہ عالیجاہ حسن پیرزادہ

اور درگاہ کے جملہ اراکین کا مشکور ہوں

خدام اولیاء غلام شیخ معز الدین بختیار حسین جاعتی

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق ویب سائٹس، بلاگز، ویڈیو اور تصاویر کے لنکس

http://ameeremillat.org/	ویب سائٹس
http://ameer-e-millat.com/	ویب سائٹس
http://ameeremillat.com/	ویب سائٹس
http://www.haqwalisarkar.com/	ویب سائٹس
http://www.charaghia.com/	ویب سائٹس
http://www.scribd.com/bakhtiar2k	کتابیں
http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/	تصاویر
http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/	تصاویر
http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/	فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://vimeo.com/user13885879/videos	ویڈیو
Youtbe: bakhtiar2k	ویڈیو
www.marfat.com	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.maktabah.org	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.fezanenaat.com	نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں

ودیعت رکھا ہے لوہا آگ سے نرم ہوجاتا ہے اور عالیجناب حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کے دست مبارک کی برکت سے بھی لوہا نرم ہوجاتا تھا لیکن پتھر میں یہ خصوصیت نہیں۔ وہ کبھی نرم نہیں ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس قوم میں اب کسی طرح کا کوئی جوہر نہیں رہا جس کے باعث قبول حق کی امید ہو۔

اسلئے یہود کے قلوب کی قساوت پر پتھر کو فضیلت دیکر فرمایا وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهَارُ بعض پتھر تو ایسے ہیں جن سے نہریں جاری ہیں۔ عالیجناب حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ تعالیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پتھر جس سے ہر گروہ کے لئے الگ الگ پانی کے چشمے جاری ہوتے تھے ان کے سامنے تھا۔

وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ پھوٹ کر ان سے پانی نکلتا ہے اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ مثلاً چشمے وغیرہ یَتَشَقَّقُ کے صیغے میں تاء شین میں مدغم ہے۔

وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ بعض ان سے وہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے وہ گر پڑتے ہیں تفسیر سراج المنیر و تفسیر عباسی و جامع البیان و جلالین میں بالاتفاق اہباط کے معنی نزول من اعلی الجبل الی الاسفل آئے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا خوف ان کو لاحق ہوتا ہے تو پہاڑوں کے اوپر سے نیچے کی طرف گرتے ہیں۔ یعنی ان میں گر پڑی پڑ جاتی ہے۔

قرآن حکیم نے پتھروں کو اس قوم کے قلوب پر ترجیح دی۔ جیسا کہ آیت پاک اس امر کا اظہار کرتی ہے مگر قسمت قلوبکم سے ان کو مخاطب کیا گیا ہے۔ کہ لا تتاثر ولا تلین ولا تخشع یا معشر الیہود (سراج) یعنے تمہارے قلوب اے گروہ یہود اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نشانات دیکھنے سے نہ متاثر ہوتے ہیں نہ نرم ہوتے ہیں۔ نہ ان کو انکساری و عاجزی لاحق ہوتی ہے۔

تفسیر جامع البیان اور تفسیر سراج المنیر میں یہاں ایک معترض کا اعتراض نقل کیا گیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ اگر کوئی معترض ہو کہ پتھر تو بے جان ہے اس کی خشیت کا کس طرح سے پتہ چلتا ہے۔ اس کا جواب مفسر سراج نے اس طرح دیا ہے کہ ان اللہ تعالیٰ یفهمه ویلهمه فیخشی بالهامه قال البغوی ومذهب اهل السنة ان اللہ تعالیٰ علما فی الجمادات وسائر الحیوانات سوی العقلاء لا یقف علیہ غیرہ فلها صلوٰة وتسبیح کما قال جل ذکرہ وان من شیئ الا یسبح بحمده وقال تعالیٰ والطیر صافات کل قد علم صلاته وتسبیحه وقال تعالیٰ الم تر ان اللہ یسجد له من فی السمٰوٰت ومن فی الارض والشمس والقمر الآیة فیجب علی المرء الایمان به ویکل علمه الی اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس تمام عربی عبارت کے ترجمے کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کی خشیت وزاری کو اللہ تعالیٰ ہی سمجھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی ان کو اپنے الہام سے ڈراتا ہے۔

علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اہلسنت والجماعت کا یہ مذہب ہے کہ جمادات وتمام حیوانات کے احوال میں اللہ تعالیٰ ہی کو علم ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح پکارتے ہیں۔ چنانچہ استدلالاً چند آیات کو پیش کیا ہے جو اس عبارت میں ہیں۔ جن کا مختصر ترجمہ یہ ہے کہ دنیا میں کوئی شے نہیں جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ پکارتی ہو۔ ہوائی پرندے بھی صف بستہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ہی کو ان کی صلوٰۃ وتسبیح کا علم ہے۔ آسمان وزمین کی ہر شے اور سورج وچاند بھی اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتے ہیں۔ مومن پر واجب ہے کہ ان احوال پر ایمان لائے اور اس کی کنہ کو خدا کے سپرد کردے سبحانہ وتعالیٰ شانہ وعلمہ اتم واکمل واللہ علیٰ کل شیئٍ قدیر۔

چند حدیثیں بھی مفسر سراج المنیر نے اس امر کے ثبوت میں پیش کی ہیں۔ جن کا مختصر ترجمہ اس طرح ہے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جبل ثبیر پر تشریف فرما تھے۔ اور کفار آپ کی تلاش میں پھر رہے تھے۔ فقال الجبل انزل عنی فانی اخاف ان توخذ علیّ فیعاقبنی اللہ بذالک (پہاڑ نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) اتر جائیے ایسا نہ ہو کہ کفار آپ کو یہاں پکڑ لیں اور اس کے سبب مجھے اللہ تعالیٰ عذاب کرے۔)

جبل حراء نے ایک دفعہ عرض کی الیّ الیّ یا رسول اللہ۔ میری طرف تشریف لائیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایک دفعہ حضرت نے فرمایا (انی لاعرف حجرا بمکۃ کان یسلم علی قبل ان ابعث وانی لاعرفہ الآن) میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو مکہ شریف میں میری بعثت کے پہلے مجھے سلام عرض کرتا تھا۔ اور اب بھی مجھے اس کی پہچان ہے۔ اور حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ تفریحاً مکہ شریف کے باہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ درختوں پہاڑوں میں گذر رہے تھے۔ فلم یمر بشجر ولا جبل الا قال السّلام علیک یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) یعنے ہر درخت وپہاڑ جہاں حضور کا گذر ہوتا وہ السلام علیک یا رسول اللہ پکار کر کہتا۔ سبحان اللہ العظیم۔ اللّٰھم اغفرلی بحرمۃ حبیبک ورسولک سیّد المرسلین خاتم النّبیین صلے اللہ علیہ وسلم ولوالدیہ ولاستاذیہ۔

اور حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روائت سے اس ستون کا رونا ثابت ہوتا ہے جس کے ساتھ پشت مبارک لگاکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے تھے۔ جب آپ کے لئے منبر تیار کیا گیا اور آپ نے منبر پر تشریف لیجاکر خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ اضطربت تلک الساریۃ وحنت کحنین الناقۃ حتے سمعہا اھل المسجد حتے نزل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاعتنقہا فسکت

تو وہ ستون بہت بے قرار ہؤا اور اونٹنی کی طرح آواز کر کے رونے لگا۔ اس کی آواز کو مسجد والوں نے سنا۔ رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر سے تشریف لا کر اس سے معانقہ کیا۔ پس وہ چپ ہو گیا۔ اس حدیث کا ترجمہ زبدۃ الاصفیا حضرت مولٰینا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں نہائت عجیب پیرایہ میں کیا ہے۔ جس کے چند شعر درج کئے جاتے ہیں ؎

استن حنانہ از ہجرِ رسول — نالہا مے زد چو اربابِ عقول
درمیانِ مجلسِ وعظ آنچناں — کز وے آگہ گشت ہم پیر و جواں
در تحیر ماندہ اصحابِ رسول — کز چہ می نالد ستوں با عرض و طول
گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستوں — گفت جانم از فراقت گشت خوں
از فراق تو مرا چوں سوخت جاں — چوں ننالم بے تو اے جانِ جہاں
مسندت مے بدم از من تاختی — بر سرِ منبر تو مسند ساختی
پس رسولش گفت کاے نیکو درخت — اے شدہ با سرّ تو ہمراز بخت
گر ہمے خواہی ترا نخلے کنند — شرقی و غربی ز تو میوہ چنند
یا دراں عالم حقت سروے کند — تا تر و تازہ بمانی تا ابد
گفت آں خواہم کہ دائم شد بقاش — بشنو اے غافل کم از چوبے مباش
آں ستوں را دفن کرد اندر زمین — تاچو مردم حشر گردد یوم دین

ایک روائت میں آیا ہے کہ آپ نے یہ حال پر ملال دیکھکر اپنے سینہ فیض گنجینہ سے لگایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر میں اسے تسکین نہ دیتا تو قیامت تک وہ ایسے ہی روتا رہتا۔ دارمی کی روائت میں ہے کہ پھر آپ نے اس سے کہا کہ اگر تو کہے تو تجھے تیرے باغ میں لگادوں۔ کہ پھر تجھ میں برگ و بار آئیں۔ اور اگر تو کہے تو بہشت میں تجھکو پہنچا دوں تا دوستان و محبان الٰہی تجھ سے میوہ کھائیں۔ اس نے بہشت کو پسند کیا آپ نے فرمایا قد اختار دار البقاء علی دار الفناء یعنے بقا کو فناء پر اختیار کیا۔

حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی روائت میں ہے کہ آپ نے اسے منبر کے نیچے دفن کیا۔ جیسے امام السالکین حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جب عالیجناب مخزن العلم والحیاء و منبع جود و سخا جامع آیات اللہ خلیفۃ المسلمین امیر المؤمنین سیدنا و مولٰینا اعلیٰ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت باسعادت میں مسجد کشادہ ہوئی۔ تو حضرت ابی بن کعب اسے اکھیڑ کر اپنے گھر لے گئے۔ ایک روائت میں اس طرح آیا ہے کہ جب وہ رونے لگا۔ آپ نے اسے اپنے پاس بلایا۔ وہ زمین چیرتا ہؤا آپ کے حضور میں حاضر ہؤا۔

اسے لگا کر فرمایا۔ کہ اپنی جگہ پر چلا جا وہ فوراً چلا گیا۔

ناظرین کرام! غور کیجئے! کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے اپنے محبوب و مطلوب سیدنا افضل الانبیاء والمرسلین حضور نے اپنے جسم اطہر واشرف سے صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا اختیارات دئے تھے۔ کہ وہ ایک لکڑی کو بھی اپنے اختیار سے بہشت میں لے جا سکتے ہیں۔ اور یہ بھی غور فرمائیے کہ لکڑیوں، درختوں، پہاڑوں کو بھی حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سے کسقدر محبت تھی۔ افسوس ہے کہ اگر حضرت انسان اس محبت سے خالی ہو جب جمادات حضور پر صلوٰۃ وسلام پڑھیں تو کسقدر ہماری بے انصافی ہے کہ ہم حضور والا کی ذات پر صلوٰۃ وسلام نہ پڑھیں نہ آپ کی محبت ہی جنت میں پہنچا دیگی۔ آپ نے فرمایا من احبنی کان معی فی الجنۃ جو مجھے محبوب رکھیگا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لا ینزل حجر من اعلی الی اسفل الا من خشیۃ اللہ یعنے کوئی پتھر پہاڑ کے اوپر سے نیچے کو سوائے خوف اللہ تعالیٰ کے نہیں گرتا۔ اور آیہ مبارکہ لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرأیتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ شاہد عادل ہے۔

وما اللہ بغافل عما تعملون۔ اللہ تعالیٰ نے وعید و تہدید و عقوبت وجزاء اعمال سے غافل نہیں۔ صوفیہ کرام نے اہل اللہ کے قلوب کی تین حالتیں بیان کی ہیں:۔

(۱) وہ اہل اللہ جن کے قلوب میں فیوض و برکات کی نہریں جاری ہیں۔ وہ اپنی کمالیت اور مواعظ حسنہ سے لاکھوں کروڑوں انسانوں کو مستفیض کرتے ہیں۔ ان کے علم و فضل کی چاروں طرف نہریں جاری ہیں۔ یتفجر منہ الانھار کا مفہوم ان کے حالات کے مطابق ہے ہر طرف سے تشنہ لب ان کے دربار میں حاضر ہو کر اپنی پیاس کو دور کرتے ہیں۔ ہزاروں قلوب کی زندگی کا باعث ہوتے ہیں۔ جیسے میرے آقا و مولا اعلیحضرت امیر الملت سرکار علی پوری ادام اللہ فیوضہم و برکاتہم۔

(۲) وہ اہل اللہ جن کے قلوب سے فیوض و برکات جو اپنے گرد و پیش و آس پاس کے لوگوں کو مستفیض کر سکیں اور انہی کی اصلاح کی قابلیت رکھتے ہوں۔ یشقق فیخرج منہ الماء کا مفہوم ان کے حالات کے مطابق ہے۔

(۳) وہ متورع و متقی قلوب جو اپنے خالق کے ساتھ وابستہ ہوں اور اللہ کا خوف ان کے رگ و پے میں جاری ہو۔ ان کے قلوب خوف الٰہی سے بھرپور ہوں۔ حق کے آگے ان کی گردنیں خم ہوں۔ وہ سر تا پا مطیع و فرمانبردار ہوں۔ اس کے سوا وہ کچھ نہ جانتے ہوں قال اللہ تعالیٰ و قال الرسول صلے اللہ علیہ وسلم پر ان کا صحیح ایمان ہو۔ یھبط من خشیۃ اللہ کا مفہوم ان کے حالات کے مطابق ہو۔

گذشتہ تمام واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کے قلوب بالکل سیاہ تھے۔ اور قساوت قلبی انکی

پیغمبروں سے بھی بڑھ گئی تھی۔ یہی ان کی تباہی و بربادی کا باعث ہوئی۔ کیونکہ وہ تمام عمر اصولی غلطیوں کے باعث بالکل برباد ہو چکے تھے۔ اب ان میں صحیح تعلیم قبول کرنے کی استعداد باقی نہ رہ گئی تھی صراط مستقیم سے بالکل بھٹک گئے تھے۔ اسلئے تمام حقوق سے وہ بے بہرہ ہو گئے۔ اور ذلت و مسکینی کی زندگی بسر کرنے لگے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہُوا۔ کہ بجز اتباع و اطاعت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی دنیاوی فلاح وبہبودی ناممکن۔ حضرت مولانا سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے ہم عاجزوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین!

قصیدہ شریف

(از نتیجۂ فکر منشی ممتاز علی خانصاحب ممتاز جماعتی نقشبندی ارتیزی ضلع حصار)

(مرسلہ جناب پریذیڈنٹ صاحب انجمن خدام الصوفیہ امیر حلقہ جمالپور وتیر ضلع حصار)

دھو دے میرے دل کا زنگ یا شاہ جماعت سیّد نا
پھر نور سے دل کا چولا رنگ یا شاہ جماعت سیّد نا

اول رنگ فقیری پایا پھر بابا نے کرم کمایا!
سرہندی تجھکو دے دیا رنگ یا شاہ جماعت سیّد نا

وہاں سے آگے قدم بڑھایا ایسا اعلیٰ رتبہ پایا!
شاہ بہا کا لے لیا رنگ یا شاہ جماعت سیّد نا

ایسا رنگ کھلا وہاں جاکر باباجی سے عشق لگا کر
بابا بیدی بابا پایا رنگ یا شاہ • جماعت سیّد نا

رنگ طیغوریؒ حاصل کر کے صبر و رضا میں کامل بن کے
خاص محمدی پایا رنگ یا شاہ • جماعت سیّد نا

شیر از ملک سے تو نے آ کر اَللّٰہ کا سبق پڑھا کر
خوب دکھایا اپنا رنگ یا شاہ جماعت سیّد نا

جو کوئی سائل در پہ آیا خالی نہ اسکو تو نے پھرایا
واہ واتیری سخا کا رنگ یا شاہ جماعت سیّد نا

علی پور میں ڈیرا تیرا فیض جہاں میں جاری تیرا
خوب کھلا ہے عطائی رنگ یا شاہ جماعت سیّد نا

عشق میں کامل سب کو کر کے خاصان رب میں شامل کر کے
یک رنگی میں چولا رنگ یا شاہ جماعت سیّد نا

تیرے سوا کچھ نظر نہ آوے تو ہی میرے دل میں سماوے
چڑھ جاوے مجھ پہ فنا کا رنگ یا شاہ جماعت سیّد نا

ہے ممتاز بھی تیرا بردہ دھو کر اس کے دل کا پردہ
خاک نہ ہر یالا رنگ یا شاہ جماعت سیّد نا

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(از حضرت مولانا مولوی سند سعد خان صاحب مولوی فاضل قصبہ شاہکوٹ ضلع جالندھر)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد و آلہٖ واصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

(۱) مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (سورۂ احزاب) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن خدا کے پیغمبر اور تمام نبیوں کے خاتم ہیں۔

(۲) اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ (سورۂ یٰسین) آج قیامت کے دن ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے۔

(۳) خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ (سورۂ بقر) خداوند کریم نے کفار کے دلوں پر مہر لگا دی اور بند کر دیا۔

(۴) خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ (سورہ جاثیہ) اللہ تعالیٰ نے اسکے کان اور دل پر مہر لگا دی یعنی بند کر دیا۔

(۵) وَیُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ (سورہ مطففین) اہل جنت پلائے جائیں گے وہ شراب جس پر مہر لگی ہوئی ہے۔

(۶) خِتٰمُهٗ مِسْکٌ (سورہ مطففین) اس کی مہر مسک (کستوری) کی ہوگی۔

(۱) مندرجہ بالا آیات میں سے پہلی آیت میں خاتم النبیین کا لفظ موجود ہے۔ جو کہ مضمون کا عنوان ہے باقی ماندہ آیات ایسی ہیں جو خاتم النبیین کے معانی کو سمجھنے میں ممد و معاون ہیں۔ علمائے اسلام۔ مفسرین محدثین۔ اس بات پر متفق ہیں۔ کہ اس لفظ کی دو قرأت ہیں۔ مشہور قرات تا کی کسرہ (زیر) سے ہے۔ جس کے معنی ختم کرنے اور بند کرنے والے کے ہیں۔ دوسری قرأت تا کی فتح (زبر) سے ہے۔ اس کے معنی اس چیز کے ہیں۔ جس سے کسی چیز کو بند کیا جائے۔ اور اس پر مہر لگا دی جائے۔ تاکہ نہ تو وہ کھولی جا سکے اور نہ ہی باہر سے اس کے اندر کوئی چیز داخل ہو سکے۔ دونو صورتوں میں مطلب ایک ہی ہوگا۔ پس ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود سلسلۂ نبوت کو بند کرنا اور اس پر مہر لگا دینے والا ہے۔ سورۂ یٰسین میں اللہ تعالیٰ نے بروز قیامت کفار کی زبانوں پر مہر لگا کر بند کر دینے کا ذکر کیا ہے۔ بقر میں دل پر مہر لگا کر بند کرنا جاثیہ میں کان اور دل پر مہر لگانا۔ مطففین میں اہل جنت کے پلانے والی شراب پر مہر لگانے اور مہر کی حقیقت بیان کی ہے کہ وہ کستوری کی ہوگی۔ ان آیات پر غور کرنے سے معمولی فہم و فراست رکھنے والا فی الفور اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنی سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے کے ہیں۔ اور تمام

متقدمین و متاخرین کا متفقہ فتوےٰ ہے کہ حضور سرورِ کائنات کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہو سکتا۔ اور احادیث شریفہ سے بھی اس بات کا ثبوت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار خصائص ہیں۔ علماء و مفسرین، محدثین رحمہم اللہ اجمعین نے خصائص نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر بڑی بڑی مبسوط کتابوں میں کیا ہے۔ حافظ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی تعداد ساٹھ لکھی ہے اور علامہ حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے سینکڑوں کی تعداد بیان کی ہے۔ جن میں سے چند ایک کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ (۱) امورات متعلقہ نکاح میں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی تعداد چار سے زائد تھی۔ کافہ انام اہل اسلام میں سے کسی ایک کو بھی چار سے زائد نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

(۲) قرآن مجید سے ثابت ہے کہ اگر کوئی عورت مقررہ مہر کے بغیر آپ کی زوجیت میں آنا چاہتی تو آسکتی تھی مگر ایسا نہیں ہو سکتا۔

(۳) امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سے کوئی بھی امت کے کسی فرد کے نکاح میں نہیں آسکتی کیونکہ وہ مومنین کی مائیں تھیں۔ اور بھی بہت سے خصائص ہیں۔ جو سورۂ احزاب میں مذکور ہیں۔

ماسوائے اس کے نمازِ تہجد اہل اسلام پر فرض نہیں ہے۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی۔ بعد نماز عصر ہمیشہ دوگانہ ادا فرمایا کرتے تھے۔ عام لوگوں کے لئے بعد از عصر تا مغرب نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ صوم وصال (پے در پے یا متواتر کئی دنوں تک روزہ رکھنا) امت کے لئے ممنوع ہے۔ لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم متواتر کئی دن تک روزہ رکھتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے بعض نے آپ کی تقلید میں صوم وصال رکھنا چاہا۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا۔ صدقہ و زکوٰۃ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل و اولاد پر حرام ہے۔ دوسروں کے لئے جائز ہے۔

۳۔ صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ حضور آقائے نامدار صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ آپ کو پانچ چیزیں ایسی دی گئیں۔ جو کسی اور کو نہیں دیں۔ اول رعب و دھاک کے ذریعے فتح و نصرت دی گئی دوم میرے لئے تمام زمین مسجد بنا دی گئی۔ سوم مال غنیمت آپ پر حلال کیا گیا۔ جو کسی پیغمبر پر حلال نہ تھا۔ چہارم شفاعت کا مرتبہ عطا کیا گیا۔ پنجم جملہ انبیاء کرام کی بعثت محدود تھی۔ آپ جملہ عالم و عالمیان ملکہ حیوانات جن وانس چرند، پرند، حشرات الارض وغیرہ کی طرف مبعوث کئے گئے۔ چنانچہ احادیث میں اونٹ اور ہرنی کی فریاد و دیگر قصص سے اس بات کا ثبوت موجود ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روائت سے مسلم میں چھ باتوں کا ذکر موجود ہے۔ (۱) جوامع الکلم کا عطا ہونا (۲) رعب و داب سے نصرت کا حصول (۳) مال غنیمت کا حلال ہونا (۴) روئے زمین کا مسجد قرار پانا (۵) بعثت کا تمام عالم کے لئے ہونا (۶) انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ختم ہونا قرآن مجید میں حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی دو خصوصیتوں
کا ذکر وضاحت سے موجود ہے۔ جو باقی تمام خصائص سے افضل ہیں۔ ختم نبوت اور تکمیل دین۔ ختم نبوت کا
ذکر پہلی آیت میں موجود ہے۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ...... تکمیل دین ذیل کی آیت میں موجود ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا،

۴۔ چونکہ نبوت کے سلسلے کا ختم ہونا۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیتوں میں سب سے
افضل ہے۔ اسلئے اگر کوئی بد باطن نبوت کا دعویٰ کرے باطل است آنچہ مدعی گوید

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ بن مطعم سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے
تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے چند نام ہیں میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری
ہی ذات سے کفر کو محو فرمایا۔ اور میں حاشر ہوں کہ میرے ہی قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا۔ یعنی سب سے
پہلے میں اٹھوں گا۔ اور میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ اور ہم لوگوں سے اس
طرح ارشاد فرمایا جیسے کوئی وداع کرتا ہے۔ پس فرمایا میں نبی امی ہوں اس کلمہ کو تین بار ارشاد فرمایا۔ کہ میرے
بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھکو فواتح وجوامع وخواتم عطا فرمائے ہیں۔ اور مجھکو معلوم ہے کہ دوزخ
کے خازن کتنے ہیں۔ اور عرش کو اٹھانے والے کس قدر ہیں۔ (یعنی اللہ عزوجل نے کمال علم و معرفت سے مجھکو
سرفراز کیا ہے۔ کہ عرش سے لیکر اسفل السافلین تک مجھے علم و معرفت دے دی ہے) اور حق عزوجل نے مجھکو
اول وآخر سب طرح مغفور فرمایا ہے۔ اور مجھے معرفت عطا ہوئی۔ اور میں نے اپنی امت کو درجہ معرفت پر پہنچا دیا۔
پس جبتک میں تم میں موجود ہوں تو سمع وطاعت کے ساتھ حاضر رہو۔ پھر جب مجھے اٹھا لیا جائے تو تم لوگ
کتاب الٰہی عزوجل کو مضبوط پکڑے رہو۔ جو اس میں حلال ہے۔ اس کو حلال رکھو اور جو حرام ہے اس کو حرام رکھو
رواہ احمد عن یحییٰ بن اسحاق عن عبد اللہ بن ملیکتہ عن عبد اللہ بن ہبیرہ عن عبد الرحمٰن
بن جبیر عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ۔ قال ابن کثیر تفرد بہ امام احمد۔

۵۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاقتصاد میں لکھا کہ قولہ تعالیٰ ولکن رسول اللہ نص صریح محکم
ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی پیغمبر نہ ہوگا۔ اور یہی احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ اسی پر سلف وخلف
کا اجماع قطعی ہے۔ اور ہوشیار رہو کہ بعض نادانوں نے یہ عقیدہ پھیلایا ہے کہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے رسول اولوالعزم نہیں ہوگا۔ اور خالی پیغمبر ہو سکتا ہے۔ ایسا عقیدہ خلاف قرآن و احادیث اور اجماع ہے
اور محض اہل ایمان کو دھوکا دینا ہے۔

روزمرہ کے مشاہدات میں ہر ایک انسان کو معلوم ہے کہ اشیا خوردنی و نوشیدنی کو صندوقوں، ڈبوں، بوتلوں وغیرہ میں بھر کر بند کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ ان اشیاء کی حفاظت ہو سکے۔ اور ان پر مزید احتیاط کی غرض سے لاکھ وغیرہ کی مہریں لگا دی جاتی ہیں۔ تاکہ اندرونی اشیا کی حفاظت ہو اور ان میں باہر سے کوئی چیز داخل نہ ہو سکے۔ یہی حالت شاہی فرامین اور خطوط وغیرہ کی ہے۔ ان فرامین اور خطوط کے مضامین کو ختم کر کے اس پر شاہی مہریں لگائی جاتی ہیں۔ اور دستخط کئے جاتے ہیں جو کہ اسی بات کا ثبوت ہے کہ اس فرمان اور خط میں جو کچھ تحریر کیا گیا ہے کافی ہے اس میں مزید اضافہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی پر قیاس کر کے نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ حضرت رب العالمین نے سلسلۂ نبوت کو ختم کر دیا ہے۔ اور آئندہ کسی نبی کے مبعوث ہونے کا امکان تک نہیں ہے بقول امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اگر کوئی شخص اس بات کا دعویٰ کرے تو وہ محض کاذب ہے اور اس کا یہ کہنا کہ میں نبی ہوں سراسر غلط ہے۔

اس مختصر سے مضامین میں قرآن مجید کی چھ آیتوں اور چند حدیثوں سے ختم نبوت کے مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین رسالہ انوار الصوفیہ اس سے مستفیض ہوں گے۔ اور بندہ ناچیز کے حق میں دعا فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ بطفیل حضرت امیر ملت قبلۂ عالم حضرت حافظ حاجی صوفی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری دامت برکاتہم ایمان سلامت رکھے اور حضور کی غلامی میں استقامت عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین ؛

اعلان

خدا کے فضل و کرم سے سرکار عالی مقصد حسنات و خیرات معدن فیوضات و برکات سیدنا السادات قیوم العالم غوث الاعظم اعلیحضرت عظیم البرکت رفیع المنزلت امیر الملت مجدد مائۃ حاضرہ سیدنا و مرشدنا محدث علی پوری مدت برکاتہم کو کلی صحت ہے مگر چونکہ تا حال پنجاب میں گرمی زیادہ ہے لہٰذا سرکار والا نے ارشاد فرمایا ہے کہ امسال سرکار والا کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کا سالانہ ختم شریف بجائے ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۰ھ کے ۲۷-۲۸ شعبان المعظم کی درمیانی شب مطابق ۲۰-۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو بروز ہفتہ آستانہ عالیہ میں ہوگا۔ غلامان سرکار علی پوری اس مقدس اور مبارک مجلس میں حاضر ہو کر سعادت دارین سے بہرہ اندوز ہوں ؛

خاکسار

(کمترین غلام غلامان سرکار علی پوری بندہ محمد کرم الٰہی جنرل سیکرٹری انجمن خدام الصوفیہ ہند)

دعوۃ سعید

(نتیجۂ افکار عزیز محمد ظفر اللہ صاحب بی ایس سی مغلپورہ لاہور)

اے دوست کبھی علیپور آ
اے دوست کبھی علیپور آ

یہاں مرد خدا اک رہتا ہے — جسے دیکھنے جگ سب آتا ہے
حسین ہو کر بھی ہے تیلا دفا — اے دوست کبھی علی پور آ

جب آنکھ سے آنکھ ملاتا ہے — وہ پل میں حق سے ملاتا ہے
کبھی خالی نہیں ہے وار گیا — اے دوست کبھی علی پور آ

جب موج پہ شاہ یہ آتا ہے — اک پل میں بگڑی بناتا ہے
تو جلدی اسکو حال سنا — اے دوست کبھی علی پور آ

عربی عجمی سبھی آتے ہیں — سب دل کی مرادیں پاتے ہیں
کب کوئی یہاں سے ہے خالی پھرا — اے دوست کبھی علی پور آ

کچھ خبر ہے دنیا سے جانے کی — نہیں بات ہے یہ تو بھلانے کی
کیوں دنیا میں اتنا ہے محو ہوا — اے دوست کبھی علی پور آ

قبر ہی تیرا ٹھکانا ہے — اس دنیا کو چھوڑ کے جانا ہے
لمبا بہت ہے سفر تیرا — اے دوست کبھی علی پور آ

گر ملتا نہیں ہے راہ تجھے — اس جا آ کہتا ہوں تجھے
اس جا ملے گا راہ نما — اے دوست کبھی علی پور آ

مت گھبرا اس جا آ نیسے — کیا ہو گا اب ترساتے سے
نہ اب توبہ میں دیر لگا — اے دوست کبھی علی پور آ

جو کوئی یہاں پہ آتا ہے — وہ دولت ایماں پاتا ہے
نہیں کچھ بھی لحاظ شاہ و گدا
اے دوست کبھی علی پور آ

آ اور دیکھ تو سب نوری | نا حق سے ہو حضوری!
آ اس در پہ تو سر کو جھکا | اے دوست کبھی علی پور آ
آ تجھ کو دکھاؤں شیش محل | آ اور آ کر کھیتوں میں ٹہل
آ دیکھ یہاں کی کھلی ہوا | اے دوست کبھی علی پور آ
آ دیکھ ظفرؔ کی تو حالت | چہرے سے ٹپکتی ہے وحشت
نہیں کھلتا راز اس وحشت کا
اے دوست کبھی علی پور آ

معذرت

(ایڈیٹر)

پیارے ناظرین! ستمبر ۱۹۲۸ء سے یہ مبارک صحیفہ لاہور سے سیالکوٹ منتقل ہوا تھا۔ ہر ماہ کی ہیں تاریخ کو نہائت احتیاط سے ہر خریدار کے نام روانہ کیا جاتا ہے اور جس صاحب کو کسی سبب سے دستیاب نہ ہو۔ تو اس کی اطلاع پر پھر دوبارہ اس کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے۔ مگر آج تک ۱۳/۱۴ سال میں رسالہ کی کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ اب بالکل تھوڑی تعداد میں شائع ہوتا ہے ؛

اسی سال سے بعض حضرات علمائے کرام و سجادہ نشینان کے نام رسالہ جاری ہے۔ اور وہ صرف اس غرض سے کہ حضرات علمائے کرام اپنے پاکیزہ خیالات سے اور حضرات سجادہ نشینان اپنے حلقہ اثر سے اس کی مدد فرماویں گے۔ مگر تا حال کسی صاحب نے اس کی قلمی درمی امداد نہیں فرمائی۔ اب چونکہ گرانی کا غذ و دیگر اخراجات کے سبب بڑی مشکل پیش آئی ہے اسلئے عرض کی جاتی ہے کہ وہ اصحاب جن کے نام نامی رسالہ آج تک بلا ہدیہ حاضر ہوتا رہا۔ اگر اس ماہ میں اس کی امداد نہ فرماویں تو ستمبر کا رسالہ ان کی خدمت میں حاضر ہونے سے معذور ہوگا ؛ ——— !!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرحبا مرحبا کیا بادِ بہاری آئی

مور کے گھر میں سلیماں کی سواری آئی

خیر مقدم

آفتابِ طریقت و شریعت، مہتابِ حقیقت و معرفت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین

صوفی حاجی حافظ حضرت شاہ سید نور الحسین شاہ صاحب قبلہ و کعبہ دامت برکاتہم

مد اللہ ظلہ ظلالہ و افضالہ

بمقام کٹھار وہلی اسٹیٹ، مورخہ ۵ ماہ اگست سنہ ۱۹۸۱ء بروز سہ شنبہ بمکان حضرت حکیم بی محمد حید صاحب

ساکن پلانٹر کٹھار وہلی اسٹیٹ آلدور ڈاک (ضلع کڈور)

(اثر خامہ)

(عالیجناب فخر الشعراء ایچ ۔ اے شکور صاحب نسیم آلدوری تلمیذ حضرت فہیم آلدوری)

مرحبا آگئی باغِ طریقت میں بہار
شاد و مسرور ہیں آج اہلِ طریقت بسیار

مرحبا مرحبا! لو آ گئے گھر خادم کے
حضرت نور الحسین شاہ ہمارے سردار

تپ فرقت سے تڑپ لیں ہمارے تھی بہت
وصل دیدار سے شاد آج ہم ہوئے بسیار

خرمنِ باطل پرستوں میں لگی ہے آتش
جل کے دل خاک ہوئے جنکے حسد سے بسیار

آپکے قدمِ مبارک سے ہوئی ہے کافور
جو گھٹا چھائی تھی ضلالت کی یہاں پر بسیار

آپکا سایہ رہے سر پہ ہمارے دائم
آپکی ہم پہ شفقت رہے ہر دم بسیار

ہو قبول جذبہ یہ لکھ لایا ہے نسیم مفتوں

خدمتِ اقدس میں آپکے اسد دم اشعار

تاریخ وفات

ارحمنا انت مولٰینا فانصرنا

(۱۳۶۰ھ)

عفیفے پاکبازے از جہاں رفت — بیامد بے خطا و ہمچناں رفت
زخاکِ دنیوی بُد دامنش پاک — ازاں در سایۂ باغِ جناں رفت
تنہا زاد داشت از اعمالِ حسنہ — اگرچہ او نظاہر بے نشاں رفت
مشرف شد زحجِ بیتِ ربی ! — بدربارِ شہِ کون و مکاں رفت
خداوندا ہمیشہ شاد دار اد — کہ سائل از درِ او شادماں رفت
ازیں دنیائے فانی کرد رحلت! — بفضلِ حق بملکِ جاوداں رفت
مپرس از حالتِ قلبِ حزینش ! — کزش آرامِ دل و آرامِ جاں رفت
بہ پیری باچنیں رنجِ دل آزار — بخارستاں چگونہ مے تواں رفت
زحالِ او ہمے گوئم مثالے — بمنزل ماند و میرِ کارواں رفت
زداغِ فرقتش نالاں اقارب — ولیکن او ز دنیا شادماں رفت
سپردندش بہ بیدِ تودۂ خاک — نگر روحش براوجِ آسماں رفت
بصبر و شکرِ حق بائد بہ پرداخت — چہ چارہ می تواں تیر از کماں رفت

چو خادم جست تاریخِ وفاتش
ز قرآنش یک آیت بر زباں رفت

(دیگر)

آں عفیفے نیک دل عصمت نشاں — چوں نہاں شد از نگاہِ ہمگناں
ہاتفِ غیبی زسالِ رحلتش — گفت "اہلِ جود در باغِ جناں" ۱۳۶۰ھ

(دیگر)

آنکہ مرگش بود بر ما سخت سخت — چوں ازیں دنیائے فانی رخت بست
چوں بجستم سالِ رحلت ہاتفم — گفت سالِ رحلتش فرخندہ بخت ۱۳۶۰ھ

انتقالِ پُر ملال

رنج اور افسوس سے یہ خبر درج رسالہ کی جاتی ہے کہ ہمارے محترم و مکرم عالیجناب حافظ صاحب حاجی محمد علی صاحب ایگزیکٹو انجینئر پنشنر و صدر انجمن اسلامیہ شہر سیالکوٹ (جو نہایت ہی فیاض دینی و یتیم پرور ہیں) کی اہلیہ محترمہ ۱۲۔ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء بروز ہفتہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ پابند تہجد گذار پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ اور سخاوت و دیانت میں یکتا تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے آمین۔ ناظرین رسالہ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ قل شریف والحمد شریف پڑھ کر مرحومہ کیلئے ایصال ثواب کریں۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست۔

انوار الصوفیہ:۔ ہمکو حاجی صاحب سے اس واقعہ فاجعہ میں کمال ہمدردی ہے مگر کیا کیا جائے مرضیٔ مولا از ہمہ اولیٰ۔ کل نفس ذائقۃ الموت۔

مرحومہ کی تاریخ وفات عالیجناب محب الفقراء و الغربا قدوۃ الحکما حکیم الامت حضرت مولانا مولوی حاجی حکیم خادم علی صاحب خادمؔ کوٹلی لوہاراں مشرقی ضلع سیالکوٹ نے لکھی ہے۔ جو درج رسالہ کی گئی ہے ہر ایک شعر سے حضرت مولینا حکیم صاحب اطال اللہ عمرہ و ادام اللہ فیوضہ و برکاتہ کی لیاقت و متانت ظاہر ہوتی ہے۔ تاریخ وفات صہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) نہایت رنج و غم سے یہ خبر حوالہ قلم کی جاتی ہے کہ ہمارے قابل محترم بزرگ مہر نبی بخش صاحب ارائیں محلہ اٹاری شہر سیالکوٹ کی اہلیہ محترمہ گذشتہ ماہ میں انتقال فرما گئی ہیں۔ مرحومہ نہایت نیک پارسا پابند صوم و صلوٰۃ تھی۔ ناظرین رسالہ ہذا کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرماکر پسماندگان کو عموماً اور مہر نبی بخش صاحب کو خصوصاً صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دعائے صحت

مخدومی و مکرمی مخدومی فخر الاحناف صدر الافاضل فقیہہ اعظم عالیجناب اعلیٰ حضرت مولانا و بالفضل اولینا حاجی مولوی مفتی محمد شریف صاحب امام و خطیب جامع مسجد کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ بہت دنوں سے بعارضہ بخار و درد کمر بیمار ہیں۔ ناظرین کرام کی خدمت میں بصد ادب التماس ہے کہ بارگاہ مجیب الدعوات میں بصد انکساری دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا ممدوح کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرما دے آمین۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست۔

الادب الاطاعۃ

(از عالیجناب حضرت مولینا سید محمود شاہ صاحب نہاوندی کوہاٹ)

برادران اسلام و یاران طریقت! السلام علیکم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ لرحمۃ للعالمین وآلہ وصحبہ وسلم

قال ربنا اللہ العلی العظیم: قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (الآیۃ) الخ۔ یعنی خداوند قدوس کے حرم سرائے محبت و الفت میں حاضری کے سبب اپنا پیشوا اور امام و مقتدا اس ذات پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنائیں۔ تو بجائے محب خدا ہونے کے محبوب بھی ہو جائیں گے۔ اور گناہ بھی بخشے جائینگے۔ اور اللہ کریم ہی بڑے بخشنے والے خاص مہربان۔ جس طرح کسی بڑے بادشاہ کے حضور میں اسکے کسی خاص محبوب و مقرب کے وسیلے سے آدمی حاضر ہو تو اس کے طفیل یہ بھی محبوبانہ اعزاز و اکرام پاتا ہے۔ تو اللہ کریم احکم الحاکمین اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔ نہ اس بارگاہ سے بڑی کوئی بارگاہ ہے۔ اور نہ اس وسیلہ سے بڑا کوئی وسیلہ ہے۔

دوسری جگہ فرمایا۔ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ ترجمہ جو کوئی تابعداری کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پس وہ تابعدار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کا۔

یاران طریقت ان ہر دو آیتوں سے معلوم ہوا۔ کہ معبود حقیقی تعالیٰ شانہ نے صاف اعلان فرما دیا ہے۔ کہ جو شخص مجھ سے محبت کرنا چاہئے۔ وہ اللہ کے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے۔ اور انکا صحیح مطیع ہو جائے۔ تو بس وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب و مطیع ہو گیا۔ اور اس مقصد کے حصول کیلئے ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر آجتک امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ میں بیعت کا مسنون طریقہ جاری ہے اور واقعی مہتم بالشان امر کی ادائیگی کیلئے کسی خاص اہتمام کی ضرورت ہوتی ہی ہے۔ چنانچہ اللہ و رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع کیلئے جو مہتم بالشان امر ہے صوفیائے کرام میں بیعت کا سلسلہ چلا آتا ہے۔ بعض اہل ہوا اس کا خواہ مخواہ ہی انکار کر دیا کرتے ہیں۔ بلکہ بدعت تک کہہ گزرتے ہیں۔ نعوذ باللہ منہا۔

ایک حدیث مبارک یاد آئی۔ جو شان اتباع و اطاعت بھی دکھلاتی ہے۔ اور ایسے منکروں کے جواب میں بھی کام آتی ہے۔ عن عوف ابن مالک الاشجعی قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ او ثمانیۃ او سبعۃ نفر فقال الا تبایعون رسول اللہ فبسطنا ایدینا وقلنا علام نبایعک یا رسول اللہ قال علی ان تعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا ولتصلوا

الصلوٰۃ الخمس و تسمعوا و تطیعوا واسر کلمۃ خفیۃ قال ولا تسئلوا الناس شیئًا فلقد رأیت بعض اولٰئک النفر یسقط سوط احدھم فما یسئل احدا ان یناولہ ایاہ (اخرجہ مسلم و ابوداؤد والنسائی) حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نو یا آٹھ یا سات آدمی حاضر تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کے رسول کے دستِ مبارک پر بیعت کرتے ہو۔ ہم نے اپنے ہاتھ بڑھا دئے۔ اور عرض کیا کس امر پر بیعت کریں۔ یا رسول اللہ فرمایا۔ ان امور پہ کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اسکے ساتھ شریک نہ ٹھیراؤ۔ پنجوقتہ نماز فریضہ ادا کرو۔ اور (اللہ و رسول کے احکام) سنو اور مانو اور ایک یہ بات چپکے سے فرمائی۔ کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگنا عوف راوی حدیث فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ان حضرات میں سے بعض کو دیکھا۔ کہ اتفاقاً چابک گر پڑا تو بھی کسی سے نہ مانگا۔ کہ اٹھا کر ان کو پکڑا دیتا۔

سبحان اللہ وبحمدہٖ صحابہ کرام کی پاکیزہ ہستیاں اسی لئے تو برگزیدہ ہوئیں۔ کہ اتباع و اطاعت ایسی کرتے تھے۔

بعض اہلِ ہوا نام نہاد علماء اس بنا پر بیعت طریقت سے انکار کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں۔ آپ صرف کفار کو اسلام کیلئے: اور اہل اسلام کو کفار سے جہاد کیلئے بیعت فرماتے تھے۔ تو الحمد للہ حدیث مذکور میں دونو صورتیں مفقود ہیں۔ بلکہ عین اسی مقصد کیلئے بیعت لی گئی۔ جس کے لئے صوفیائے کرام لیا کرتے ہیں۔ پس مفقود ثابت ہو گیا۔

اسی طرح ایک بار آنحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں خطبہ فرما رہے تھے۔ دروازہ مسجد پر حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے تھے۔ کہ ارشاد فرمایا بیٹھو۔ تو یک لخت وہ دروازہ مسجد کی چوکھٹ پر ہی بیٹھ گئے۔ فرمایا۔ تعال یا عبد اللہ ابن مسعود رواہ ابو داؤد پھر وہ آگے بڑھے سبحان اللہ وبحمدہٖ صحابہ کرام میں کیا پاکیزہ اطاعت کا مادہ تھا۔ کہ تعمیل ارشاد پر کوئی چیز ان کو مانع نہ ہوتی۔

تنبیہ:۔ ناظرین کرام معلوم ہو۔ کہ امر و نہی سے کبھی تو مقصد وجوب ہوتا ہے۔ جیسے نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ وغیرہ کا حکم اور شرک کبائر کے ارتکاب سے اجتناب ہو لیسے امر و نہی کی تعمیل بھی واجب ہوتی ہے۔ اور کبھی افضلیت اور اولویت کیلئے مثلاً مسافر اگر روزہ رکھ سکے۔ تو رکھنے کا حکم اور شبہات میں پڑنے سے نہی۔ (یعنی ان امور سے بچنا جن کی حلت و حرمت صاف واضح نہ ہو) اور کبھی اباحت کیلئے جیسے واذا حللتم فاصطادوا جب احرام کھول لو تو شکار کر سکتے ہو۔ شکار کا اذن۔ اور کبھی دفع کراہت اور سبب سہولت کے لئے مثلاً فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کو بار بار تعظیماً اٹھنے سے منع فرمانا۔ مثلاً عن انس قال لم یکن شخص احب الیھم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا راوہ لم یقوموا لما یعلمون

من كراهيته لذالك ؛ (رواه الترمذی) وقال هذا حديث حسن صحيح حضرت انس رضی اللہ
سے مروی ہے۔ کہ صحابہ کرام کو کوئی شخص آپکی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ تھا۔ مگر باوجود اس کے
آپکو دیکھتے تو نہ اٹھتے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امر بوجہ ایک گونہ تکلیف
ہونیکے ناگوار تھا۔ لہذا صحابہ بمقتضائی الامر فوق الادب بارس ارشاد کی تعمیل کرتے۔ مگر باوجود
اس کے دوسری احادیث سے قیام کا جواز بھی ثابت ہے۔ پس اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ تعظیم کیلئے
کھڑا ہونا ہی منع ہے۔ چنانچہ شخص معظم و موقر کیلئے محبت و تعظیم سے کھڑا ہونیکے جواز میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ
نے ایک خاص رسالہ تصنیف فرمایا جسمیں یہ امر قوی دلائل سے ثابت کر دیا ہے۔ اسلئے اصول ہے۔
الامور بمقاصدها خوب سمجھ لو۔ بلکہ اس مقام کو کسی عالم محقق صالح الاعتقاد سے سمجھ لیا جاوے۔ تو زیادہ
نفع کی امید ہے۔ اور کسی امر کا مقصد نہ جاننے سے ہی آدمی اس امر سے وہ مقصد ثابت کرتا ہے۔ جو خود ام
کو مطلوب نہیں ہوتا۔ اور اسی کو کہتے ہیں۔ توجیہ الکلام بما لا یرضی به القائل فافهم فتدبر
صاحبو! یاد رہے۔ کہ ادب بہترین اعمال سے ہے۔ اور بے ادبی بدترین افعال سے اور تمام اعضاء دل
کے تابع و محکوم ہیں۔ اور دل حاکم و متبوع ہے۔ تو جب دل خود مؤدب ہوتا ہے۔ تو اپنے ماتحتوں کو بھی ادب
کا حکم دیتا ہے۔ اور جب خدانخواستہ دل کی حکومت بداعمالی اور بری صحبت کیوجہ سے وجود کے ملک میں کمزور ہوگئی
ہو۔ تو شیطان اور خناس باطن پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ اور تکبر و غرور جو انکی دائمی عادت ہے۔ وہی تمام اعضا
کو بتاتے ہیں۔ اور انکا بتانا اور ہلانا ہمیشہ گمراہی کیلئے ہوتا ہے۔ اور دل ہمیشہ بھلائی اور خیر کی دعوت دیتا ہے
چنانچہ حدیث مبارک میں وارد ہے۔ فاستفت قلبك الخ دل سے دریافت کر لو۔ حضرت عارف ربانی
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ کہ جو گناہ انسانی خواہش کے غلبہ سے ہو جائے۔ اسکی مغفرت کی امید ہو سکتی
ہے۔ مگر جو گناہ تکبر سے سرزد ہو اسکی بخشش کی امید نہیں۔ جیسا کہ شیطان کی معصیت و نافرمانی تکبر سے ہوئی تھی
اور حضرت آدم علیہ السلام سے جو لغزش ہو گئی تھی۔ وہ انسانی خواہش کے غلبہ میں بوجہ شیطان کی قسموں پر اعتبار کر جانے
کے ہوئی تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش بخشی گئی۔ فتلقی آدم من ربه كلمت فتاب علیه اور شیطان
کی معصیت نہ بخشی گئی۔ ابی واستکبر وکان من الکفرین۔ یہ نافرمان مغرور رجیم عدولوں سے تھا۔
اقول۔ آجکل بھی کتنے اہل ہوا نام نہاد علماء۔ خداوند قدوس کی طرف ناشائستہ عیوب مثل کذب
وغیرہ کے نسبت کرنے اور خدا کے سچے محبوب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مقدس میں طرح طرح
کے نقص لگا کر مثلاً غیب سے لاعلمی وغیرہ کے اپنے ڈھکوسلوں سے گھڑ گھڑ کر اپنی عاقبت خراب کرتے رہتے ہیں۔
اور ہادی ان کو ہدایت فرما کر توبہ و تلافی مافات کی توفیق مرحمت فرماویں۔ ورنہ ہمیں انکے مکر سے بچا دیں۔ امین

برادران اسلام :- ایسے لوگ ہرگز علمائے کرام سے نہیں ہوسکتے علمائے کرام اللہ و رسول کے بڑے باادب اور تابعدار ہوتے ہیں۔ دیکھئے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جنکو اللہ نے طبقات زمین میں تصرف کی طاقت بخشی تھی۔ وہ جب مسجد میں دربار پاک نبوی میں حاضر ہوتے۔ تو کانپتے اور چہروں کے رنگ زرد پڑ جاتے۔ حتیٰ کہ باہر آکر بھی کتنی دیر تک یہی حالت رہتی۔ اور کتنی بار انکی نسبت دل کے روگی بدبخت کہتے۔ کہ نبی کے اصحاب کو اب کوئی مرض لگ گئی۔ ایک بار مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ تو فرمایا کہ بارگاہ الٰہی اور سرکار نبوی میں کسی خلاف ادب حرکت کے ڈر سے ہماری یہ حالت ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی امام زین العابدین صاحب رضی اللہ عنہ کا تیرہ سال کی عمر کا واقعہ ہے کہ ایک اصحابی نے روتے دیکھ کر دریافت کیا۔ فرمایا دوزخ کی آگ کے ڈر سے روتا ہوں۔ اصحابی نے عرض کی کہ نابالغوں پر تو کوئی مواخذہ نہیں فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ میری والدہ آگ جلانے کیلئے پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں چولہے میں ڈالتی ہے۔ مبادا کل دوزخ کی آگ کو روشن کرنے کیلئے بچوں کو پہلے ڈال دیا جائے۔ بیشک ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔ سبحان اللہ وبحمدہ یہ لوگ علمائے دین تھے۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ نہ کہ آجکل کے بعض گستاخ جو پاکیزہ علمائے کرام کو جو انبیائے علیہم السلام کے نائب اور امت کے راہنما ہیں۔ انکو بھی بدنام کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ اور عوام اہل اسلام کو بھی اپنے پلید اور گندے عقائد سے رسالے اور پرچے شائع کر کے آلودہ کر رہے ہیں۔ اور نیک اور صالح علمائے کرام و صوفیائے عظام سے جن کے اعمال و عقائد مبارک اور پسندیدہ ہیں یعنی اہلسنت بالخصوص احناف سے عوام کو بدظن کرنے کی ناپاک کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور ان پر منگھڑت الزام لگاتے رہتے ہیں۔ کہ شاید اس سے ہی انکی عزت و عظمت میں کوئی فرق آئے۔ اور لوگ ان کو نہ مانیں۔ علمائے اہل سنت بالخصوص احناف اور صوفیائے عظام علمی و عملی طور پر اشاعت دین میں سرگرم ہیں۔ ان پر بدعت اور شرک کا اپنی موروثی جائداد کے چرا لینے کا اتہام کر دیتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذلک خدا و رسول کے گستاخ اور بے ادب تو خود ہیں۔ الٹا اللہ اور رسول کے باادب فرمانبرداروں اور عاشقوں کو اپنے الیا تبادیں ع۔ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

علمائے اہلسنت اور صوفیائے کرام تو اللہ تعالیٰ کو سبوح و قدوس مانتے ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا سچا اور سب سے اعلیٰ شان والا نبی اور اول و آخر ظاہر و باطن کے علوم کا عالم بعطاء الٰہی مانتے ہیں۔ اور خدا و رسول سے کذب و نقص کی نسبت کو حرام جانتے ہیں۔ کیا یہ لوگ اہل بدعت و شرک ہیں۔ یا وہ جو ہر طرح سے خدا و رسول کی شان اقدس میں بے ادبیاں کرتے اور نقص ڈھونڈتے رہتے ہیں۔

ان کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ انکی اس کوشش سے خدا کے سچے تابعداروں اور عاشقوں کو جو عزت

حاصل ہے۔ کبھی اسمیں کمی نہ ہو سکے گی۔ اور جو قبولیت انکو حاصل ہے۔ یہ پہلے اللہ کریم سے حاصل ہوتی ہے پھر جبرائیل علیہ السلام اور آسمان کے تمام فرشتے اُنکے محب ہونیکا اقرار کرتے ہیں۔ پھر زمین میں انکی قبولیت کا آوازہ پھیلایا جاتا ہے۔ اور وہ خلق اللہ میں مقبول پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں یہ مضمون وارد ہے جو روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بخاری شریف میں مروی ہے۔ تو پھر چند پرچے یا رسالے ان کے خلاف لکھنے سے کیا ہو سکتا ہے۔

چراغے را کہ ایزد بر فروزد ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

بلکہ اللہ والے آئے دن انکو اپنا پیشوا اور مقتدا ہی با ادب مانے جاتے ہیں۔

یاران طریقت یاد رہے۔ گستاخی اور بے ادبی کا انجام ہمیشہ برا ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔ کہ ایک دن ثعلبہ بن حاطب انصاری رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہا کہ حضور میرے حق میں دعا فرماویں۔ کہ اللہ میرے مال کو کثرت دے۔ آپ نے اس سے اعراض فرمایا وہ دوبارہ آیا۔ اور ویسے ہی کہا۔ آپ نے فرمایا۔ اے ثعلبہ وہ تھوڑا مال بہتر ہے جس کا شکریہ تو کر سکے اس مال کثیر سے جسکے شکر کی طاقت نہ ہو۔ وہ سہ بارہ آیا۔ تو آپ نے اسے فرمایا ثعلبہ کیا تو نہیں چاہتا۔ کہ اللہ کے نبی کی طرح ہو۔ تو بولا کہ اس اللہ کی قسم جس نے آپکو سچا نبی کر کے بھیجا۔ کہ اگر آپ اللہ سے دعا کریں۔ کہ وہ مجھے مال کثیر دے تو ضرور میں ہر حقدار کو اسکا حق پہنچاؤں۔ تب حضور نے دعا فرمائی۔ کہ یا اللہ ثعلبہ کو مال کثیر دے۔ پھر اس نے ایک بکری لی پھر وہ ایسی پھیلی جیسے کیڑے مکوڑے پھیل جاتے ہیں حتیٰ کہ مدینہ طیبہ اسپر تنگ ہو گیا۔ اس سے نکل کر باہر ایک وادی میں جا ٹھہرا۔ پھر یہ حالت ہوئی۔ کہ ظہر و عصر کے سوا جماعت میں نہ آسکتا۔ پھر جب بکریاں اور زیادہ ہو گئیں۔ تو سوائے جمعہ کے سب نمازیں رہ گئیں۔ پھر وہ مال اور بڑھا حتیٰ کہ جمعہ بھی رہ گیا حضرت نے اسکے متعلق دریافت فرمایا۔ تو صحابہ نے اسکا حال عرض کیا۔ فرمایا یا ویح ثعلبة۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی خذ من اموالهم صدقة تطهرهم و تزکیهم بها تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائل کو صدقات (زکوٰۃ) کیلئے حکمنامے بھیجے اور دو آدمیوں کو حکمنامہ دیکر اس کے بیان کرنے کو بھیجا۔ ایک اُن میں سے بنی سلیم میں سے تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو فرمایا۔ کہ جب تم ثعلبہ کے پاس جاؤ۔ تو اس سے صدقہ طلب کرو۔ اور یہ حکمنامہ پڑھ کر سناؤ۔ جب وہ گئے اور ایسا کیا تو ثعلبہ نے سر ہلا کر کہا۔ یہ تو جزیہ یا اسکی بہن ہے میں نہیں جانتا یہ کیا ہے۔ جاؤ بنی سلیم کے پاس بعدہٗ آنا پھر وہ گئے۔ بنی سلیم ان سے بڑی تعظیم کے ساتھ پیش آئے۔ اور صدقہ میں بہترین اونٹ چن کر دئے۔ جب لوٹ کر آئے۔ تو ثعلبہ نے کہا حکمنامہ دکھاؤ دوبارہ دیکھوں۔ لیکر گہری نظر اور غور سے دیکھا۔ اور کہا یہ تو جزیہ کی ایک بہن ہے۔ (شاخ ہے) جاؤ تاکہ میں اپنا بندوبست خود سوچ لوں جب وہ حضور انور کی خدمت اقدس میں آئے۔ تو حضور نے ان کے بیان کرنے

اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں
سے پہلے ہی فرمایا۔ اے ثعلبہ کی بدبختی اور بنی سلیم کے حق میں دعائی برکت فرمائی۔ وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ آتَانَا مِن فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ فَلَمَّا آتَاهُم مِّن فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ ۝ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ اور ان میں سے وہ شخص جس نے وعدہ کیا اللہ تعالیٰ سے کہ اگر دے ہمیں اپنے فضل سے تو ہم ضرور صدقہ دینگے۔ اور نیک لوگوں میں سے ہونگے۔ پس جب دیا انکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تو بخل کیا انہوں نے اس سے اور منہ پھیر لیا اس حال میں کہ وہ اعراض کرنیوالے تھے۔ تو اسکے پیچھے اللہ نے انکے دلوں میں نفاق رکھدیا۔ اس دن تک جب وہ اس سے ملیں گے۔ بدلا اسکا کہ انہوں نے اللہ سے جھوٹا وعدہ کیا اور بدلا اسکا کہ جھوٹ بولتے تھے۔ ثعلبہ کے خاص دوستوں میں سے ایک شخص حاضر تھا گیا اور ثعلبہ کو اسکی خبر کی۔ اور کہا اف تو میرا بھلا ہو۔ اللہ نے ایسا ایسا تیرے حق میں نازل فرمایا۔ پھر تو ثعلبہ اس وادی سے سر پر خاک ڈالتا ہوا نکلا اور مجلس نبوی میں آگیا۔ اور عرض کیا۔ کہ مجھ سے صدقہ قبول فرمایا جائے۔ مگر خدا کے نبی محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تیرا صدقہ لینے سے منع فرمادیا ہے۔ تو وہ ذلت و خواری میں چیختا چلاتا رہ گیا۔ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ تیرا کرتوت ہے۔ میں نے تجھ کو امر کیا تھا۔ تو نے نہ مانا پھر ثعلبہ لوٹ گیا۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر عمر تک اس سے کچھ بھی قبول نہ فرمایا۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ تو ان کے پاس آیا۔ اور کہا کہ اب تو میری منزلت جو حضرت کے نزدیک اور منصب جو انصار میں ہے۔ واضح ہو گیا۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس شے کو خدا کے نبی اکرم نے قبول نہ فرمایا۔ اسے میں بھی قبول نہیں کر سکتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایام خلافت میں آپکے پاس آیا۔ مگر انہوں نے بھی قبول نہ فرمایا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں آپکے پاس آیا۔ مگر وہی جواب پایا۔ پھر خلافت عثمانیہ کے دور میں مر گیا۔

ق :۔ قرب محبوب دا انہاں پایا جنہاں خودی گمان نوں دور کیتا ابراہیم ادہم چھڈ شاہی فاقہ فقر تے زہد منظور کیتا
شمس چم لوہایا یار کارن سولی چڑھن منصور منظور کیتا کریں عاجزی بچیں ہدایت اللہ گیاں ماریاں جنہاں غرور کیتا

یعنی محبوب کا قرب انہی کو حاصل ہوا جنہوں نے تکبر اور غرور کو دور کر دیا۔ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تب مقبول ہوئے جب انہوں نے تاج شاہی کو چھوڑ کر فقر فاقہ اور زہد کو اختیار کیا۔ حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ نے محبوب کی خوشی کی خاطر کھال اتروائی اور حضرت منصور رحمۃ اللہ نے سولی چڑھنا منظور کیا۔ ہدایت اللہ تم عاجزی کرو اگر بچنا ہے۔ جنہوں نے غرور کیا وہ مارے گئے۔

فوائد :۔ برادران اسلام و یاران طریقت کیلئے اس روایت سے بڑے اہم اور ضروری فوائد نکلتے ہیں۔ لیکن ع فہم ہر کس بقدر ہمت اوست

۱۔ بندہ کو آسانی معاش اور سہولت حیات سے زائد مال کی طلب و تلاش میں سرگرداں نہ ہونا چاہئے کہیں بال جان نہ ہو جائے۔

۲۔ اپنے مصلح و مربی مرشد و امیر کے روبرو اپنی ہی تجویز اور رائے پر اڑجانا۔ برا انجام دکھاتا ہے۔

۳۔ اگر کوئی امر پیش کرنے کے قابل ہو۔ تو عرض کر کے کہدے کہ میرے ناقص خیال میں ایسا ہے۔ اگر ٹھیک ہو تو بہتر ورنہ باز آجاؤں۔

۴۔ پھر اپنی رائے عرض کرنے پر جو اپنا مرشد و مصلح فرمادے۔ اسی پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔

۵۔ بزرگوں کے سامنے خواہ مخواہ اپنے منصب و ہمت سے بڑھکر دعویٰ نہ کرنا چاہئے۔ اور اس پر اعتباری قول کا قرار کرجانا۔ یا قسمیں کھاجانا انجام کار رسوائی ہوتی ہے کہ آب ندیدہ موزہ کشیدہ۔

۶۔ عارضی مشاغل میں آکر قدیمی فرائض کو بھول جانا گمراہی ہے۔

۷۔ مال و دولت کو اسی لئے حاصل کرنا چاہئے۔ کہ احکام دین کی ادائیگی میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ پھر جب اتنا مال ہاتھ آجائے جس سے آسانی کیساتھ آدمی دین پر عمل کرسکتا ہے۔ تو اسی پر قناعت کرے ورنہ مال کی تلاش میں مشغول ہو کر دین سے پھر جانے کا خوف ہے۔

۸۔ کوئی چیز ہو جب وہ حاجت اور ضرورت سے بڑھ جائے۔ تو وہی وبال ہو کر ہلاکت اور تباہی کا سبب بن جاتی ہے۔ غذا سردی گرمی وغیرہ اور ہر کمال کیلئے زوال اور نعمت کیلئے امتحان ہے۔ اس سے بیفکر نہ ہونا چاہئے۔

۹۔ جب کسی پر زوال کا دور اور امتحان کی پریشانی آئے۔ اسے اس حالت سے پہلے وقت کو یاد کرنا چاہئے۔ اور صالح لوگوں کیطرف رجوع لازم ہے۔ اور دوسرے مصیبت زدوں اور آزمودہ لوگوں سے عبرت حاصل کرنا چاہئے

۱۰۔ اپنے مصلح و مرشد کے طریقہ پر قایم رہنا چاہئے۔ اور انکی تجویز پر کاربند رہنا لازم ہے۔ وہ جس سے خوش ہیں اس سے خوش اور جس سے ناخوش ہیں۔ اس سے بالکل ناخوش رہنا چاہئے۔ جیسا کہ صحابہ کرام نے بھی ثعلبہ سے صدقہ قبول نہ فرمایا۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا صدقہ قبول نہ فرمایا تھا۔

متبع اور مسترشد کی بہتری اور بھلائی اسی میں ہے۔ کہ متبوع اور مرشد کے ہر حکم پر نہایت مستعدی سے کاربند رہے۔ اور ساری سعادت و سرفرازی ادب اتباع اور اطاعت میں ہے۔ جب یہ نہ ہو تو سب کچھ فضول۔ قلت مرۃ۔

ہے ہدایت آپ کی خیر الہدیٰ اور محبت با ادب وجہ قبول
ہے اطاعت آپ کی اصل الاصول یہ نہ ہو تو ہیں عمل سارے فضول

والسلام

قصیدہ

(درشان قبلہ عالم سیدنا و مرشدنا علیپوری مدظلہم العالی)

از نتیجہ فکر منشی ممتاز علی خاں صاحب ممتاز جماعتی۔ رتیرہ ضلع حصار

دلا چل علی پور میں دیدار ہوگا — زیارت سے مرشد کی دلدار ہوگا
یہاں کیوں پڑا ہے تو اجڑے چمن میں — وہاں چل تو مانندِ گلزار ہوگا
وہاں جلوہ فرما ہے نورِ محمدؐ — جو دیکھیگا دل سے وہی پار ہوگا
مدینہ کا ٹکڑا علی پور ہے بے شک — وہاں چل تو اے دل گہر بار ہوگا
علیؓ کا ہے بیٹا وہ شاہ جماعت — جو اس کا ہوا وہ خدا دار ہوگا
ضیائے نبی اس کے دل میں بھری ہے — جو اس سے ملیگا ضیا دار ہوگا
زمانے میں چرچا ہے اسکے کرم کا — ملیگا تجھے بھی جو درکار ہوگا
امیری بھی ہے اور فقیریِ وہاں پہ — بڑا اس سے کوئی نہ دربار ہوگا
پلاتا ہے وہ سب کو جامِ محبت — جو پی لے گا ساغر وہ دلدار ہوگا
سوالی کو خالی کبھی وہ نہ پھیرے — ترا بھی یہ بیڑا وہاں پار ہوگا
پلادے مجھے بھی تو جام پُرا ہی — بڑا تیرا احسان اے سردار ہوگا
بنا دے مجھے مست و بیخود پلا کر — کرم تیرا مجھ پر اے سرکار ہوگا
بنا تیرا شیدا جو پی کر کے پیالہ — وہ عشقِ محمدؐ میں سرشار ہوگا
ہوا جو فنا تجھ میں اور نبیؐ میں — اُسے حق سے ملنا نہ دشوار ہوگا
میرے پیارے سید بلالے علی پور — رتیرہ کا رہنا مجھے بار ہوگا
پڑا رہنے دے گرد اپنے مکاں کے — کہ پیارے یہاں تیرا دیدار ہوگا

سناتی ہے دوری رلاتی ہے فرقت
تیرے غم میں ممتاز بیمار ہوگا!

مکتوبات

ناظرین کرام - آپکو معلوم ہی ہوگا - کہ احقر نے بذریعہ رسالہ آپکی خدمت میں اپیل کی تھی - کہ جس صاحب کے پاس عالیجناب اعلیحضرت امیر ملت سرکار علی پوری دامت برکاتہم کے مکتوبات شریفہ ہوں - وہ نقل کر کے دفتر میں بھیج دے تاکہ انکو رسالہ میں شائع کیا جاوے - اور قارئین کرام ان سے مستفیض ہوں - مگر آجتک کسی صاحب نے اس پر توجہ نہ فرمائی الحمدللہ کہ جناب خانصاحب محمد وزیر خاں صاحب ہڑودی نے اس عرض کو مدنظر رکھتے ہوئے چند مکتوبات نقل کر کے ارسال فرمائے ہیں - جو ناظرین کی استفادہ و استقامت کیلئے درج رسالہ کئے جاتے ہیں - اللہ تعالیٰ خانصاحب کو جزائے خیر عطا فرماوے - آمین -

(ایڈیٹر)

(مکتوب اول)

مجمع مکارم اخلاق مخلصم زاد محبتکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ - طالب خیریت بخیریت - محبت نامہ پہونچا - خیریت کا پڑھ کر خوشی ہوئی - آپ مولوی رکن الدین صاحب کی کتابیں دیکھا کریں - اور کیمیائے سعادت کا بھی مطالعہ رکھیں -

ذکر فکر مراقبہ میں کوشاں رہیں - خدا کی یاد اور اس کے خوف سے رونا سعادت دارین اور نعمت عظمیٰ ہے آپ کی بیوی اور بچے کی وفات کا پڑھکر افسوس ہوا - تقدیر مولیٰ - بجز صبر و شکر چارہ نہیں - مولا کریم نے آپکو نعم البدل دیا ہے - بچے بھی اسکی رحمت سے نصیب ہوں گے - فقیر آپ کی صحت کیلئے دعاگو ہے - تعویذ ارسال ہے - پرساں حال کو السلام علیکم فقیر بھی ۲ ماہ بوجہ بخار علیل رہا ہے - اب بفضلہٖ خدا روزے رکھتا ہوں - اور تراویح میں قرآن شریف سنتا ہوں - الحمدللہ باقی خیریت ہے -

(مولانا) فقیر جماعت علی عفی عنہ علی پور شریف

(مکتوب دوم)

مجمع مکارم اخلاق مخلصم میر صاحب زاد محبتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - طالب خیریت بخیریت - محبت نامہ موصول ہو کر کاشف حالات ہوا - آپ مولائے حقیقی کیطرف خیال رکھیں - اسکے فضل و کرم سے تمام تکالیف اور مشکلات کا خاتمہ ہوجائے گا - فقیر دعا و یاد سے غافل نہیں ہے - مطمئن خاطر رہیں - فقیر کیطرف سے عزیزم سردار صاحب اور انکی والدہ ماجدہ

کو بعد سلام شوق دعا و تسکین دیں۔ اور انکو تاکید کریں۔ کہ کوئی فکر وغیرہ نہ کیا کریں۔
آپ ذکر فکر مراقبہ سحر خیزی اور اتباع شریعت میں کوشاں رہا کریں۔ انکی برکت سے تمام دینی و دنیاوی مشکلات آسان ہوتی رہیں گی۔ مخلص محمد خانصاحب کو سلام شوق و دعائیں۔

(مولانا) جماعت علی عفی اللہ عنہ، از علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ

(مکتوب سوم)

یاد م نے کنی و ز یاد م نے روی
عمرت دراز باد فراموش گار من

سنی بنک (کوہ مری) ۲۹۔ جولائی ۱۹۳۷ء

مخلصم خان صاحب زاد محبتکم!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ طالب خیریت بخیریت۔ آج آپ کا محبت نامہ شیخ عبد الغنی صاحب کے نام آیا۔ انہوں نے میرے پاس بھیجدیا۔ دو سال کے بعد آپ کی خیریت کی خبر معلوم ہوئی۔ اس سے پہلے تو آپ گاہے گاہے اپنی خیریت سے اطلاع دیتے رہا کرتے تھے۔ لیکن عرصہ سے آپ نے کوئی اطلاع نہیں دی۔ اپنی اور نواب صاحب کی خیریت سے اطلاع دیتے رہا کریں۔ لکھتے تو آپ نہیں۔ اور شکایت فقیر کی کرتے ہیں سے

الا اے ہمنشین دل کہ یاران برفت از یاد • مرا روزی مباد آندم کہ بے یاد تو بنشینم!

آپ بواپسی ڈاک اپنی۔ اپنی ہمشیرہ صاحبہ اور نواب صاحب کی خیریت سے مطلع فرمادیں۔ تاکہ تسلی ہو۔ نواب صاحب کی بچی کا کیا حال ہے۔ فقیر دعا کرتا ہے۔ کہ انکی والدہ صاحبہ کی زندگی میں خدا تعالیٰ انکو فرزند نرینہ عطا کرے۔ آمین یارب العالمین۔ ایں دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

فقیر آج چودہ دن سے کوہ مری میں وارد ہے۔ سردی بہت ہے۔ گرم کپڑے کے سوا گزارہ نہیں۔ رات کو دروازے بند کر کے رضائی اوڑھ کر سوتا ہوں۔ بارش ہر دوسرے تیسرے دن ہو جاتی ہے۔ بارش بکثرت ہے۔ آپ بھی اپنے وطن کا حال لکھیں۔

آپ ذکر فکر مراقبہ سحر خیزی اتباع شریعت میں کوشش کرتے رہا کریں۔ اسکی برکت سے تمام مشکلات دینی و دنیوی آسان ہو جائیں گی۔

ہمیشہ ہفتہ عشرہ کے بعد اپنی اور نواب صاحب کی صحت کی اطلاع دیتے رہا کریں۔ نواب صاحب کو نماز کی تاکید کریں۔ اور اتباع شریعت کی تاکید کریں۔ اور فقیر انشاء اللہ تعالیٰ ساون اور بھادوں کے مہینے یہیں گذارنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ والعلم عند اللہ۔ تا در میان خواستہ کردگار چیست

گھر میں اور نواب صاحب کو السلام علیکم۔ بصد اشتیاق اور اپنی ہمشیرہ صاحبہ کو السلام علیکم۔ منشی نور محمد صاحب اگر وہاں ہوں۔ تو ان کو بھی السلام علیکم۔ بصد اشتیاق کہہ دیں۔ جواب طلب

الراقم امیر ملت سید جماعت علی شاہ عفا اللہ عنہ۔ بقلم خود از کوہ مری سینی بنک

ان مکتوبات شریفہ کو بار بار پڑھو۔ اور ان سے فیض حاصل کرو۔ لفظ لفظ سے محبت الٰہی کا سبق حاصل ہوتا ہے اور حضور والا کی مہربانیوں کا شکریہ کرو۔ کہ ہم عاصیوں کی کس قدر محبت آپ کے قلب مبارک میں ہے۔ اور ہر پیر طریقت کو آپ یاد رکھتے ہیں۔ اور اس کیلئے دعا فرماتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کامل و عاجل عطا فرماوے۔ اور آپ کا سایہ ہم عاجزوں پر تا ابد قائم رہے۔ (ایڈیٹر)

نظم

فرستادہ جناب ملک عبدالعزیز صاحب نامہ نگار انوار الصوفیہ سیالکوٹ

کون طے کرنے کو باقی رہ گئی منزل مجھے
ہجر میں ہی مل چکا جب عشق کا حاصل مجھے

لیچپ لا جانے کدھر میرا جنونِ دل مجھے
ہائے دھوکے دے رہی ہے خود میری منزل مجھے

میں کہوں کس منہ سے دکھلا جلوۂ کامل مجھے
ایک ہی تیر نظر جب کر سے گا گھائل مجھے

رحم کے قابل نہیں ہاں قتل کے قابل مجھے
رحم یہ کیا کم ہے سمجھا تو کسی قابل مجھے

وہ بھی تڑپے شکل بسمل دیکھ کر بسمل مجھے
خیر وقت نزع تو کام آیا جذب دل مجھے

نیم بسمل کر کے بخشا خوب سوز دل مجھے
زندگی تو زندگی مرنا بھی ہے مشکل مجھے

ڈوب کر حاصل ہوا یہ عشق کا حاصل مجھے
دوڑ کر آگے بڑھا لینے کو خود ساحل مجھے

از ازل تا حشر رکھا آپنے غافل مجھے
مقصدِ ہستی ہوا اک سعی لاحاصل مجھے

ڈھونڈنے کو خود نکل بھاگی میری منزل مجھے
ہا سنبھلنا تھا منا میرے جنونِ دل مجھے

آج کوئے لامکاں پھر لیچلا ہے دل مجھے
تلخ ہے تیرا نشہ اب ہستیٔ باطل مجھے

عالم گم گشتگی ہے سر بھی بار دوش ہے
کوئی بتلا دے نشانِ کوچۂ قاتل مجھے

حشر میں کیا حشر ہو باز آیا میں دیدار سے
اک جھلک نے جبکہ رکھا عمر بھر غافل مجھے

موجِ طوفانِ حوادث کا مجھے خطرہ ہی کیا
لے اڑے گی موجِ دریا ہی لب ساحل مجھے

دنیا کی نجات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عالیجناب حضرت مولانا مولوی منظور احمد صاحب

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علیٰ رسولہ المجتبیٰ ونبیہ المرتضیٰ لعل اللہ تبارک وتعالیٰ کا بیحد وحساب شکر ہے۔ کہ اس نے ہم کو اپنے سب سے برگزیدہ نبی اور محبوب رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں میں پیدا فرمایا۔ بلاشبہ یہ ایک ایسا انعام ہے۔ جو سابقہ اُمتوں کے پیغمبروں کو بھی بغیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حاصل نہ ہو سکا۔ اور اسکے لئے وہ بارگاہ خداوندی میں عاجزانہ التماس کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ہم اس حیثیت سے اور بھی زیادہ ذمہ وار ٹھیرائے گئے ہیں۔ اور اسی لحاظ سے ہمارا کام بھی سخت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بوجہ اس مذکورہ بالا انعام کے ہم پر سب دنیا کی ہدایت کا دارو مدار رکھا گیا ہے۔ اور سب جہان والوں کے لئے ہمیں نمونہ بننے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ نیز حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اُسوۂ حسنہ کا ہمیں وارث ٹھہرایا گیا ہے۔ ارشاد باری ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ (پ۴ آل عمران ع۲) تم دنیا میں بھی جانیوالی سب امتوں سے بہتر امت بنا کر دنیا میں بھیجے گئے ہو۔ جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو۔ اور برائیوں سے روکتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ آیت جہاں اس امت مرحومہ کی فضیلت کو سب دنیا جہاں پر ثابت کرتی ہے۔ وہاں اس طرف بھی اشارہ کرتی ہے۔ کہ اس امت کی ذمہ واریاں سب اہل امم کی ذمہ واریوں سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ تمام دنیا والوں کو کفر و شرک کی کالی گھٹاؤں سے نجات دلا کر صراط مستقیم پر لانا اور اللہ تعالیٰ کی غلامی میں داخل کرنا اس امت کا اعلیٰ ترین فرض ہے۔ دنیا میں امن قائم کرنا۔ اہل دنیا میں عدل و انصاف جاری کرنا۔ توحید و رسالت کا پیغام اور اس راہ میں جسقدر شدائد و مصائب آئیں۔ انہیں خوشی برداشت کرنا اس مقدس گروہ کی امتیازی شان ہے۔ دنیا میں تقویٰ اور پرہیزگاری کی بنیادوں کو استوار کرنا۔ ہر سیاہ و سفید تک حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچا کر اسلام کی دعوت دنیا اس جماعت کا نصب العین ہے۔ حضور علیہ السلام کی اپنی مقدس زندگی کا ایک ایک لمحہ اسی دستور العمل کو زندہ کرنے کیلئے گذرا۔ حضرت خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پاک زندگیاں اسی نصب العین کیلئے وقف تھیں۔ اور دم واپسین تک اسی قانونِ خداوندی کی سربلندی کرتے رہے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی ساری تاریخ ہمیں یہی پروگرام دنیا تک پہنچاتے ہوئے گذرتی دکھاتی دیتی ہے۔ ان کے بعد تابعین تبع تابعین۔ آئمہ مجتہدین۔ متکلمین۔ مفسرین۔ محدثین حضرات علمائے کرام اور صوفیائے عظام

رحمہم اللہ تعالیٰ کی انفرادی اور اجتماعی کوشش اسی چیز کیلئے ہیں۔ ان کا اٹھنا بیٹھنا۔ بولنا چپ رہنا حرکت و سکون چلنا پھرنا سونا جاگنا۔ الغرض زندگی کا ہر دقیقہ اسی دستور العمل کو زندہ رکھنے کیلئے گزرا۔ انہوں نے ساری دنیا سے توڑ کر صرف اسی قانون کیلئے آپ نے رشتۂ مودت کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن مقدس کے ساتھ وابستہ کیا۔ اس کیلئے ہر قسم کی مخالفتوں کو برداشت کیا۔ ہر مصیبت کو لبیک کہا۔ ہر سختی کو سہارا۔ وطن سے بے وطن ہوئے گھر بار چھوڑ کر بے یار و مددگار تبلیغ اسلام کے جوش میں توکل بخدا نکل کھڑے ہوئے جنگلوں کو طے کر گئے۔ لق و دق ریگستانوں کو پھاند گئے۔ سمندروں میں کود پڑے۔ درندوں میں جا گھسے۔ غرضیکہ ہر وہ مصیبت جو کسی انسان کے تصور میں نہیں آ سکتی ہے۔ انہوں نے برداشت کی۔ تب کہیں جا کر کامیابی نصیب ہوئی۔ دنیا کی نجات کا سامان ہوا کفر و شرک کے اندھیروں میں ٹامک ٹوئے مارنے والے لوگ اسلام کی روشنی میں آ گئے۔ پست اور ذلیل انسان دنیا کے نگہبان مقرر ہوئے۔ جاہل اور وحشی جہان کے استاد بن گئے۔ غیر مہذب اور جنگلی لوگ دنیا میں تہذیب کی بنیادیں استوار کرنیوالے ثابت ہوئے۔ یہ سب کیا تھا؟ کیسے ہوا؟ اور آج ایسا کیوں نہیں ہے۔ یہ وہ سوال ہیں۔ جن پر ہمیں پہلی فرصت میں غور کرنا ہے۔ اسلام سے پہلے کی حالت پر غور کرو۔ عرب و عجم کی اسوقت کی دنیا کا نقشہ آنکھوں کے سامنے لاؤ۔ شرک اور بت پرستی۔ قتل و خونریزی۔ لڑائی جھگڑے اور جاہلیت کے سارے مظاہر کو دماغ میں جماؤ۔ اور پھر وہ وقت بھی دیکھو۔ جب ساری دنیا میں عدل و انصاف کا دور دورہ تھا۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رسول مدینہ شریف کو مسجد نبوی میں بیٹھکر سب دنیا کو امن اور نجات کیطرف کشاں کشاں لئے جا رہے تھے۔ دشمن اور صدیوں کے دشمن آپس میں گلے مل رہے تھے۔ جاہل اور ان پڑھ سب دنیا کو قرآن کی تعلیم سے بہرہ ور کر کے کامیابی کی راہ پر ڈال رہے تھے۔ شرک اور بت پرستی کی جگہ توحید اور خدا پرستی متمکن ہو چکی تھی وہ جو سب دنیا سے ذلیل۔ سب جہان سے پست اور ہر ایک غلام تھے۔ اب سب اہل جہان سے اونچے۔ سب دنیا والوں سے اعلیٰ اور سوائے خدا کے اور کسی کے آگے گردن نہ جھکانے والے بن چکے تھے قتل و خونریزی کی جگہ ہر طرف امن و امان تھا۔ ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کی بجائے ایک دوسرے کی عزت اور جان و مال کے محافظ بنے ہوئے تھے نسلی تعصبات حرف غلط کیطرح مٹ چکے تھے۔ بڑوں کی بڑائیاں اور متکبروں کے غرور خاک میں مل چکے تھے۔ دنیا بھر کے نمرود سارے جہان کے فرعون۔ سب قسم کے سرکش شداد رام ہو چکے تھے۔ بڑے بڑے بت سرنگوں ہو چکے تھے ہزاروں قسم کے بناوٹی معبودوں کی بجائے ایک اللہ واحد و تنہا کی پرستش شروع ہو چکی تھی۔ غرضیکہ دنیا میں صحیح معنوں میں اسلامی انقلاب برپا ہو چکا تھا۔ دنیا والوں کی گردنیں سب قیود سے آزاد ہو کر صرف ایک طوق غلامی کو قبول کر چکی تھیں۔ اور وہ غلامی تھی۔ خداوند قدوسی کی خدائی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصطفائی اور قرآن مجید کے پیش کردہ قوانین فطرت کی منظوری۔ صرف یہی ایک اصول حق ہے۔ جو دنیا میں امن کا کفیل اور اہل دنیا

کی نجات کا ذمہ دار ہے۔ اس کو چھوڑ کر جس نظریئے پر ایمان رکھا جائیگا۔ اس معبودِ برحق کے علاوہ معبودانِ باطلہ کی بندگی کیجائیگی۔ دنیا کے سب سے بڑے محقق حضرت نبی عربی علیہ السلام کی بجائے جس بھی فلاسفر یا حکیم کے فلسفے اور حکمت پر دین کے انتظام کی بناء رکھی جائیگی۔ وہ ہمیں بجائے امن کے فساد۔ ملجائے نجات ابدی عذاب اور بجائے خوش حالی اور فارغ البالی کے ہمیشہ کے دکھ میں مبتلا کرنیکا باعث ہوگا۔ آج دنیا میں ہر طرف امن امن کی پکار ہے۔ دنیا والے کسی ایسی چیز کی تلاش میں ہیں جو ان کی دنیاوی اور آخروی نجات کی کفیل ہو سکے۔ سب طرف ایک ایسے پروگرام کی مانگ ہے۔ جس پر عمل پیرا ہو کر دنیا والے اپنی آپس کی لڑائیوں جھگڑوں اور خونریزیوں سے نجات حاصل کر سکیں۔ انسانیت ایسے نصب العین کی جستجو میں ہے۔ جو سب انسانوں کو بحیثیت انسان کے ایک نظر دیکھے۔ اور آدمیت کے صحیح اصولوں کو قائم کرے۔ امتِ مرحومہ کو اپنا فرض بالخصوص اسوقت یاد کرنا چاہیئے۔ علماء کو اپنی ڈیوٹی کی انجام دہی کیلئے کمر ہمت کس کر باندھ لینی چاہیئے حضرت نبی امی علیہ الف الف تحیات کی محبت کا ثبوت پیش کرنیکا بہترین موقع ہے۔ محبتین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صوفیائے کرام اسوقت نبی کریم کی لائی ہوئی کتاب کو دنیا میں سربلند کر سکتے ہیں۔ اور دنیا والوں کو علی الاعلان دعوت دے سکتے ہیں کہ اے بھولے بھٹکے ہوئے لوگو تم قوانین اسلام سے باخبر ہو کر اپنے آپکو تباہ کر رہے ہو ———— آؤ ہم تمھیں خداوند تعالیٰ کا بنایا ہوا ایک دائمی پائدار مستقل۔ اٹل قانون تبلائیں جو ازل سے ابد تک جوں کا توں ہے اور جسمیں اتنی قوت موجود ہے۔ کہ دنیا کے بکھرے ہوئے شیرازے کو ازسرِ نو مرتب کر سکے۔

حضرات میں کوئی عالم نہیں ہوں۔ ہاں حضرات علمائے کرام کا فیض یافتہ اور صوفیائے عظام کے جوتے سیدھے کرنیوالا ہوں۔ اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی کے باوجود میرا ارادہ ہے۔ کہ ان اوراق میں آپکے سامنے مندرجہ بالا فرض کو حتی الوسع ادا کرنیکی کوشش کروں۔ قانون اسلامی کو کتاب و سنت اور صوفیائے کرام کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں پیش کر کے دنیا والوں کو بالخصوص مسلمانوں کو اسکی طرف دعوت دوں۔ اور اپنے گم کردہ راہ بھائیوں کو صراطِ مستقیم کی طرف لانیکی سعی کروں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس ارادے میں کامیاب فرماوے۔ اور دین حقیقی کی کچھ خدمت کرنیکی توفیق بخشے۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

رباعی

(از جناب سید نذیر حسین صاحب ہیڈ ماسٹر ڈل سکول جالپور تحصیل ملتانی)

خدا ہے عزیزو خدائی میں یکتا
محمد ہمارے رسالت میں یکتا
جماعت علی شاہ امامِ طریقت
ہیں مرشد ہمارے زمانہ میں یکتا

حلقہ ہائے ذکر کی اطلاع

کوہاٹ

آج ۶/۷/۴۱ کو بعد نماز مغرب حسب معمول بر مکان مکرمی بابو غلام حسین صاحب مجلس ذکر شریف منعقد ہوئی قبلہ حاجی سرور خاں صاحب بوجہ علالت طبع شامل نہیں ہو سکے۔ چنانچہ مجلس زیر صدارت مکرمی حاجی پیر سعید شاہ صاحب قبلہ منعقد ہوئی۔ حاضرین کی تعداد ستائیس ۲۷ تھی۔ امیر حلقہ حاجی پیر سعید شاہ صاحب سب سے پہلے ختم شریف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ پڑھا گیا۔ پھر نماز عشا باجماعت ادا کی گئی۔ قرآن شریف حافظ محمد حیات صاحب۔ حافظ محمد اکبر صاحب۔ حافظ لعل خانصاحب اور مولانا سید محمود شاہ صاحب نے سنایا۔ نعت خوانی سکندر خاں صاحب نے کی۔

حلقہ ذکر شریف ہوا۔ اور مولینا سید محمود شاہ صاحب قبلہ خطیب مسجد جامع سگنل کوہاٹ نے ذکر اور سلوک پر اپنا پر اثر وعظ سنایا۔ ازاں بعد دعا کی گئی۔ اور مجلس بخیر وخوشی اختتام پذیر ہوئی۔

آج ۱۳/۷/۴۱ کو حسب معمول مجلس ذکر شریف بعد نماز مغرب بر مکان مکرمی بابو غلام حسین صاحب منعقد ہوئی ۱۔ حاجی ملک سرور خانصاحب امیر حلقہ کوہاٹ ۲۔ حاجی پیر سعید شاہ صاحب امیر حلقہ گڑھی۔ حاضرین کی تعداد چوالیس ۴۴ تھی سب سے پہلے ختم شریف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ پڑھا گیا۔ پھر نماز عشا ادا کی گئی۔ بعد میں تلاوت قرآن شریف حافظ محمد حیات خانصاحب نے کی۔ اور میاں عارف شاہ صاحب سکندر خاں۔ مٹھو خاں و جلال خاں صاحبان نے نعت خوانی کی۔ پھر حلقہ شریف ہوا۔ پھر مولانا سید محمود شاہ صاحب قبلہ خطیب جامع سگنل کوہاٹ نے اپنا پُر مغز و پر اثر وعظ فرمایا۔ اور بعد دعا جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

سردار رحمت علی خانصاحب سیکرٹری انجمن خدام الصوفیہ جمال پور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یہاں ہر جمعرات کو یعنی مورخہ ۳، ۱۰، ۱۷، ۲۴، ۳۱۔ جولائی ۱۹۴۱ء کو جلسہ ہوا۔ اور جلسہ کے صدر قبلہ صوفی منشی سید نذیر حسین شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر پریذیڈنٹ انجمن ہذا ہوتے ہیں۔ اور جلسہ میں بعد ختم خواجگان کے نعت خوانی ہوتی ہیں۔ اور ارشادات عالیہ حضور قبلہ عالم شہنشاہ علیپوری مدظلہم العالی سنائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ روزمرہ دینی تعلیم وعقائد و تصوف کی تعلیم طلبا کو دیجاتی ہے۔ خدا کے فضل سے روز بروز انجمن اپنی فرائض میں ترقی کر رہی ہے۔ اللھم زد فزد۔

پشاور سے جناب صوفی شمس الدین صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ برطبی آب تاب سے حلقہ ہوتا ہے۔

اور ہر حلقہ مجلس میں تقریباً بتیس یا اس سے کم و بیش یاران طریقت تشریف لاتے ہیں۔ اور پھر حلقہ ذکر دعائے خیر دارین و درازی عمر و صحت سلامتی و تندرستی کامل آں حضور و جمیع سلسلہ ہائے محمدیہ۔ صدیقیہ قادریہ۔ نقشبندیہ۔ مجددیہ۔ نوریہ۔ جماعتیہ یاران طریقت حاضرین و غائبین رخصت ہوتے ہیں۔

۱۔ موضع سوہدرہ سے ماسٹر اللہ دتا صاحب مدرس اطلاع دیتے ہیں۔ کہ موضع سوہدرہ میں زیر صدارت صوفی محمد امین صاحب وزیر آبادی بروز سوموار بعد نماز عشا مستری علم الدین کے مکان پر حلقہ ذکر منعقد ہوا اکثر یاران طریقت شامل حلقہ ہوئے۔ جناب مولوی محمد شفیع صاحب امام مسجد محلہ ارائیاں نے نعت شریف پڑھکر حاضرین کو محظوظ کیا۔ زاں بعد صوفی صاحب نے اپنے مواعظ حسنہ سے مستفیض فرمایا۔ مستری علم الدین صاحب نے شربت سے تواضع کی۔ اور پھر حلقہ ذکر نہایت توجہ قلبی سے کیا اور اعلیحضرت امیر الملت سرکار علی پوری دامت برکاتہم کی صحت یابی کے لئے دعائے خیر کی گئی۔

۲۔ عالیجناب حضرت مولانا الحاج محمد خوب صاحب احمد آبادی خلیفہ مجاز اعلیحضرت سرکار علی پوری ادام اللہ فیوضہم اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یہاں ہر روز بعد نماز عشا ختم شریف و حلقہ ذکر ہوتا ہے۔ اور ہر جمعہ کی رات کو زیادہ تعداد میں جمع ہوتے ہیں۔ جس کے سبب سے نہایت شاندار حلقہ ہوتا ہے۔ نیز ہر مہینے کی بائیسویں تاریخ کو ختم خواجگان و ختم قرآن شریف ہوتا ہے۔ اور نعت خوانی کے بعد ماحضر تبرک سے یاران طریقت مستفید ہوتے ہیں روزانہ و ہفتہ وار تو حلقہ مولانا مدظلہ کے مکان کے قریب والی مسجد میں ہوتا ہے۔ اور ماہواری اجلاس آپ کے دولت خانہ پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کی علم و عمل میں برکت عطا کرے۔ یہ سب آپکی بدولت ہے۔

جناب صدیق احمد جماعتی نوری موضع ننگ نقلہ ہیں اس ماہ بھی خدا کے فضل و کرم سے ہر جمعرات کو ۱۰۔ ۱۲۔ یاران طریقت شمولیت فرماتے رہے ہیں۔ اور بعد ختم خواجگان کے حلقہ ذکر ہوتا رہا ہے۔

خداوند کریم مزید توفیق عطا فرماوے۔ امین ثم امین۔

یہاں پر جو کچھ بھی ہو رہا ہے۔ یہ سب کچھ میرے مرشد ارشد صاحبزادہ صاحب بلند اقبال نور حسین شاہ صاحب روحی فداہ کی نظر کرم اور قبلہ استاد مکرم سید نذیر حسین بروالوی کی کوشش کا نتیجہ ہے خداوند کریم ان وجودوں کو تا دیر سلامت رکھے۔ امین ثم امین

نیز اعلیحضرت عظیم البرکت امیر الملت قبلہ عالم شاہ صاحب کی صحت کلی کیلئے روزانہ ختم خواجگان پڑھکر نہایت گریہ زاری دعا کی جاتی ہے۔ خداوند کریم آپ کو اور آپ کے خاندان کو عمر خضر عطا فرماوے۔ امین۔ ثم امین۔

گلدستۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

از علامہ ثاقب دہلوی

ثنائے سرورِ عالم سنائے دیتے ہیں
ادب سے محفلِ میلادِ شاہ میں بیٹھو
اجل بھی جس کو نہ پہچانے وہ نظر ہو نہیں
اُنہی کے واسطے ہیں میوہ لائے باغ جناں
پھٹکتے پاس تک ان کے نہیں ہیں رنج و الم
صبا چمن میں خبر لائی کس کی آمد کی!

روانی طبع کی اپنی دکھائے دیتے ہیں
سبق یہ مومنو تم کو پڑھائے دیتے ہیں
نبی کے ہجر کے صدمے گھلائے دیتے ہیں
خدا کی راہ میں جو گھر لٹائے دیتے ہیں
جو دل سے اُلفتِ دنیا بھلائے دیتے ہیں
خوشی سے غنچہ و گل مسکرائے دیتے ہیں

برس رہا ہے علی پور میں نور اے ثاقب
شریک جلسے میں سب ہوں سنائے دیتے ہیں

نعت شریف

نتیجۂ فکر عزیزہ کلثوم اختر سیالکوٹ

خبر ہم عاصیوں کی جب شہِ روزِ جزا لینگے
نہیں ہے خوف واعظ گرمیٔ خورشید محشر کا
فزوں ہے خاکپائے شاہ دیں کحل الجواہر سے
سُنا کر وصفِ احمد خالقِ اکبر کو محشر میں
اُنہی کا حشر کو ہوگا شمار اللہ والوں میں
مرے بگڑے ہوئے سب کام بنجائینگے اے اختر

شفاعت کر کے امت کو خدا سے بخشوا لیں گے
کہ حضرت ہمکو زیرِ دامنِ اقدس چھپا لیں گے
مثالِ طوطیا ہم اپنی آنکھوں میں لگا لیں گے
جو مانگیں گے وہ پائینگے جو چاہینگے صلا لینگے
جو اُٹھتے بیٹھتے صبح و مسا نامِ خدا لیں گے
مرے مشکلکشا ساری بلائیں سر سے ٹالیں گے

گناہ دنیا میں ہی سب دور ہوجائینگے اے اختر
علی پور کی مجالس پاک میں جو جا کے جا لیں گے

مژدۂ جانفزا

ہم نے گذشتہ اشاعت رسالہ میں غلامان و عقیدتمندان اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امیر الملت قیوم العالم سیدنا ومرشدنا محقق علی پوری دامت برکاتہم کی اطلاع کیلئے تحریر کیا تھا کہ سرکار علی پوری مدظلہ العالی بوجہ ناسازی طبع کے سرینگر کشمیر میں رونق افروز ہیں۔ اب خاکسار جملہ عقیدتمندان و غلامان سرکار علی پوری کو یہ مژدۂ جانفزا پہنچاتا ہے کہ خداوند ذوالجلال والاکرام نے اپنے فضل عمیم سے ہم گنہگاروں پر رحم فرما کر سرکار والا کو شفا کامل عطا فرمادی ہے اور حضور والا بفضلہ ہر طرح سے صحتیاب ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ماہ شعبان المعظم کے تیسرے ہفتہ کے اختتام پر آستانہ عالیہ علی پور میں رونق افروز ہونگے۔ غلامان و حلقہ بگوشان سعادت قدمبوسی سے نور ایمان و عرفان حاصل کرنے کیلئے آستانۂ عالیہ میں حاضر ہو سکتے ہیں۔

اخبار

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اعلیٰ حضرت امیر الملت بصحت کامل ہیں اور ماہ ستمبر کے تیسرے ہفتہ کے شروع میں آستانہ عالیہ میں رونق افروز ہونگے۔

حضرات صاحبزادگان عالی مقام بخیریت ہیں۔ اور جناب مخدومی محترمی حضرت مولینا الحاج صاحبزادہ حافظ سید خادم حسین صاحب اور حضرت مولینا صاحبزادہ حافظ سید اختر حسین صاحب اور حضرت صاحبزادہ مولانا حافظ سید انور حسین صاحب اعلیٰ حضرت سرکار علی پوری کی خدمت اقدس میں سرینگر میں موجود ہیں۔

امسال بوجہ بارش کافی نہ ہونیکے تا حال فصلات کی حالت اچھی نہیں ہے۔ خداوند کریم باران رحمت کا نزول فرما کر اپنی مخلوق پر رحم فرمائے آمین۔

ختم شریف مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۱ شعبان المعظم بروز جمعرات دربار اعلیٰ حجرہ شریف میں عالیجناب سلطان المشائخ عمدۃ السالکین قدوۃ الواصلین اعلیٰ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ نور محمد صاحب نور اللہ مرقدہ کا عرس مبارک ہوگا خاندانی وارادتمندان بارگاہ عالی کا فرض ہے کہ وہ اس محفل مبارک میں شامل ہو کر سعادت دارین حاصل کریں۔

مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۹ شعبان المعظم بروز منگل عالیجناب فضیلتماب زبدۃ الاولیاء والاصفیا حضرت مولانا حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک مسجد آوانان رنگپورہ سیالکوٹ میں بسرپرستی عالیجناب مخزن العلم والحلم حضرت مولانا مولوی محمد حسین صاحب قبلہ سبز دری منعقد ہوگا۔ احباب شمولیت سے مستفیض ہوں۔